SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, April 07, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after five in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمٰن الرحيم

فمآ اوتيتم من شئى فمتاع الحيوة الدنيا وما عندالله خير
و ابقىٰ للذين امنوا وعلىٰ ربهم يتوكلون o والذين
يجتنبون كبٰئر الاثم والفواحش واذا ما غضبوا هم
يغفرون o والذين استجابوا لربهم واقاموا الصلوة
وامرهم شورىٰ بينهم ومما رزقنهم ينفقونo والذين اذا
اصابهم البغى هم ينتصرون o وجزاؤ سئية سئية مثلها
فمن عفا واصلح فاجره على الله انه لا يحب الظلمين o

ترجمہ: (لوگو) جو (مال و متاع) تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا (ناپائیدار) فائدہ ہے اور جو

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, April 07, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty minutes after five in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

فمآ اوتیتم من شئی فمتاع الحیوة الدنیا وما عنداللہ خیر
و ابقیٰ للذین امنوا وعلیٰ ربھم یتوکلون O والذین
یجتنبون کبئر الاثم والفواحش واذا ما غضبوا ھم
یغفرون O والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوة
وامرھم شوریٰ بینھم ومما رزقنھم ینفقونO والذین اذا
اصابھم البغی ھم ینتصرون O وجزاؤ سئیة سئیة مثلھا
فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ انہ لا یحب الظلمین O

ترجمہ: (لوگو) جو (مال و متاع) تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا (ناپائیدار) فائدہ ہے اور جو

کچھ خدا کے ہاں ہے وہ بہتر اور قائم رہنے والا ہے (یعنی) ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بےحیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔ اور جو اپنے پروردگار کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو (مال) ہم نے ان کو عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جو ایسے ہیں کہ جب ان پر ظلم (و تعدی) ہو تو (مناسب طریقے سے) بدلہ لیتے ہیں۔ اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے۔ مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا بدلہ خدا کے ذمے ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

الشوریٰ آیات 36 تا 40

جناب چیئرمین: جی جناب question hour -

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین: جی سوال نمبر 14 - چوہدری انور بھنڈر۔ ضمنی سوال۔

@14. **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:-** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :

(a) whether it is a fact that on 5th October, 1996 three Pakistani Women Passengers of flight S.V.731 were arrested by the Saudi Custom Authorities at Jadda Airport on a charge of smuggling heroin from Pakistan;

(b) whether it is also a fact that the staff responsible for clearing PK 759 was suspended for the above irregularity, if so, their names and dates of suspension and the name of the Officer who ordered their suspension; and

(c) whether it is further a fact that the staff responsible for clearing S.V 731 was also suspended, if so, the names and the dates of their suspension and the name of the Officer who suspended them?

@ Transferred from the Defence Division

Mr. Sartaj Aziz :- (a) Yes.

(b) Yes. The staff was suspended because of their negligence or inability to detect this act of smuggling of 7 Kg of heroin powder.

Names of the suspended officers/officials belonging to Customs Department are as under :-

1. Mr. Zafarul Majeed, Collector.
2. Mr. Ali Salman Abbasi, Addl. Collector.
3. Mr. Moeed Peerzada, Assistant Collector.
4. Khawaja Muhammad Arif, Dy. Supdt.
5. Mr. Sadaqat Bokhari, Inspector.
6. Mr. Muhammad Ali, Inspector.
7. Mr. Nasir M. Tarar, Inspector.
8. Mr. Mujahid Hussain, Inspector.
9. Mr. Gulzar Ahmad Sehar, Inspector.

The officers (at S.No.1, 2 & 3) were suspended on 3-3-1997 with the approval of Establishment Secretary and the staff (at S.No.4 to 9) were placed under suspension by the concerned Collector of Customs, Lahore on 3-3-1997.

(c) Yes. Names of the suspended officials of Collectorate of Customs, Lahore are as follows:-

1. Mr. Ijaz Ali, Dy. Supdt.
2. Mr. Amjad Malik, Inspector.
3. Mr. Mazhar Abbas Buttar, Inspector.
4. Rana Muhammad Sadid, Inspector.
5. Mr. Ghazni Pasha, Inspector.

The above officials were placed under suspension by the Collector of Customs, Lahore on 12-3-1997.

Mr. Chairman: Supplementary question.

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! اس میں' میں نے دریافت کیا تھا کہ تین مستورات جدہ ایئرپورٹ پر گرفتار ہوئی تھیں سمگلنگ کے charge پر اور وہاں جس جہاز کو جس عملے نے clear کیا تھا وہ PK-759 تھا' اس کا عملہ پہلے suspend کیا گیا پھر اس کے بعد SV-731 کا عملہ suspend کیا گیا۔ دونوں جہازوں کے عملے اس confusion میں suspend کئے گئے۔ اس جہاز کا بھی اور اُس جہاز کا بھی۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ غفلت کس جہاز کی تھی اور وہ خواتین کس جہاز کے ساتھ گئی تھیں۔ میں نےسوال کے جزو "C" میں یہ پوچھا تھا کہ وہ کس جہاز کے ساتھ گئی تھیں اور کیا وہ عملہ بھی suspend ہوا تھا جو SV-731 سعودی عرب کی ایئرلائن کا تھا تو اس کا جواب صرف یہ دیا گیا ہے کہ یہ عملہ suspend تھا' تو کیا یہ confusion موجود تھا۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز : جناب والا! اس میں جو initial report آئی تھی' کیونکہ عورتیں گرفتار ہوئی تھیں اور اس وقت جو manifest تھا' اس میں ان کے نام near about تھے کیونکہ یہ جہاز یہاں سے originate ہوا تھا تو اس کے issue suspension order ہوئے تھے۔ اس کے بعد confirmation یہ آئی تھی کہ یہ actually لاہور سے travel ہوا تھا اور لاہور سے جو further enquiry ہوئی تھی اور boarding passes ان کے establishہو گئے تھے کہ یہ اصل میں سعودی ائیر لائن سے involved تھے۔ اس لئے اس کے بعد یہ case اب review ہو رہا ہے کہ یہاں کے جن لوگوں کے خلاف جو ایکشن لیا گیا تھا وہ واپس لیا جائے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! PK جہاز کا عملہ پہلے معطل ہوا تھا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ انہوں نے سفر سعودی ائیر لائن سے کیا تو کیا وہ آدمی بحال ہو چکے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز : They are in the process چونکہ مختلف formalities

they are being reinstated. ہیں تو اس لئے involved

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! اب تک یہ بات کلیئر ہوگئی ہے کہ انہوں نے اس جہاز کے ذریعے سفر نہیں کیا' انہوں نے دوسرے جہاز کے ذریعے سفر کیا ہے۔ ان کو آپ نے کس جرم میں معطل کیا ہوا ہے اور ابھی تک آپ نے انہیں بحال کیوں نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب سرتاج عزیز ، کیونکہ آرڈر وزیراعظم سیکرٹریٹ سے آئے تھے' تو وہاں سمری گئی ہوئی ہے' جب وہاں سے instructions آ جائیں گی تو وہ واپس ہو جائیں گے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! کیا وزیراعظم سیکرٹریٹ کوئی غلطی نہیں کر سکتا۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز ، غلطی کی بات نہیں ہے جناب۔ جو اطلاعات تھیں ان کی basis پر کیونکہ وہاں سے instructions issue ہوئی تھیں' تو ان سے clearance لئے بغیر ہم action نہیں لے سکتے۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کو اتنا ----

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب والا! اگر پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کہہ دے کہ Pan-American کے عملے کو suspend کر دو' تو اس کو بھی آپ suspend کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: فوری طور پر تو کر دیں گے' --------- (قہقہہ) -----بعد میں دیکھا جائے گا۔ جی مولانا فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد ، کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اتنے بڑے جرم کے ارتکاب کے باوجود صرف معطلی ہی پر اکتفا کریں گے یا اس کے لئے قانونی کوئی اور سزا بھی موجود ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز ، جناب والا! اس میں تو یہ drug smuggling کافی serious مسئلہ ہے ہمارے لئے کیونکہ اس سے ہماری ساکھ بھی متاثر ہوتی ہے اور مجموعی طور پر ایسے

incidents کو بین الاقوامی طور پر بہت serious سمجھا جاتا ہے۔ تو اس پر ہم نے vigilance تو بڑھا دی ہے ان تمام destination of flights پر جہاں پر اس کی likelihood زیادہ ہے۔ لیکن اس طرح مسافروں کو روانگی میں delay ہوتی ہے۔ کیونکہ زیادہ سامان چیک کرنا پڑتا ہے اور اس سے ہماری investment climate بھی خراب ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں dogs کا بندوبست کیا تھا، جس میں سامان نہیں کھولنا پڑتا، تو اس پر بھی اخبارات میں خبریں آ گئی تھیں کہ حاجی جا رہے تھے اور ان کا سامان کتوں نے پلید کر دیا۔ تو ان تمام مسائل کو دیکھتے ہوئے ہم اپنی طرف سے یہی کوششیں کر رہے ہیں، اب تک ہماری vigilance ہے، اس کے اچھے نتائج نکلے ہیں اور اس سے potential smugglers discourage ہو رہے ہیں کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ اب آسانی سے یہ مال باہر نہیں جا سکتا۔

جناب چیئرمین: جی ظریف خان مندوخیل صاحب۔

شیخ ظریف خان مندوخیل : جناب چیئرمین! یہ معطلی کی باتیں تو ہم سنتے رہتے ہیں، اس کے بعد یہ پتہ نہیں چلتا ہے کہ معطل کو دوسرے تیسرے دن واپس بحال کیا جاتا ہے یا ان کو کوئی سزا بھی دیتے ہیں۔ میری وزیر خزانہ صاحب سے یہ درخواست ہے کہ سمگلنگ کے بارے میں کوئی سنجیدہ قدم اٹھائیں، یہ معطلی والی باتیں تو اب بہت پرانی ہو چکی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی : جناب چیئرمین شکریہ۔ جناب وزیر صاحب نے جو بیان دیا ہے، اس سے کیا یہ نتیجہ اخذ کرنا درست ہو گا کہ Prime Minister's Secretariat نے کسی concrete evidence کے بغیر directives issue کئے تھے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز : اس سلسلے میں concrete evidence کی اطلاعات تو پہلے کسٹم ہی نے دی تھیں، کیونکہ ان کے نام نہیں چھپے تھے، صرف عورتوں کا ذکر تھا۔ کیونکہ فلائٹ یہاں سے بھی سعودی عرب گئی تھی، جب preliminary enquiry ہوئی، پھر بعد میں جب verify کیا تو دوسری معلومات ملیں، تو وزیر اعظم کی اطلاعات شروع میں CBR کی رپورٹ پر ہی based تھیں۔

جناب چیئرمین: جی جناب قاضی انور صاحب۔

قاضی محمد انور : جناب چیئرمین! اس میں صرف ملک کی reputation کا مسئلہ نہیں ہے، وہاں سعودی جو قوانین ہیں وہ گردن کاٹ دیتے ہیں اور ہر سال درجنوں انسان جو یہاں سے جاتے ہیں وہ سزا کا باعث بنتے ہیں۔ وہاں یہ نہیں ہے کہ quantity کتنی ہو، یہاں تو آپ نے اپنے قوانین میں quantity رکھی ہوئی ہے کہ it should be more than 10 grams وہاں یہ ہے کہ whether it is one gram or 10 grams وہ اس کا سر کاٹ دیتے ہیں۔ یہاں پر جب تک اس check کو fool proof نہیں کیا جائے گا، اس کو صحیح نہیں کیا جائے گا اس وقت تک اس کو کنٹرول نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے اپنے انتظامات مناسب نہیں ہیں۔ ان میں اکثر لوگ جو ہیں infact they are not smugglers ان کو trap کر دیا جاتا ہے۔ یہاں پر اس کا انتظام صحیح نہیں ہے اور وہ اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکتا جب تک یہ اپنے measures ٹھیک نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی اچھی تجویز ہے۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی۔ جناب فاضل وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ چیئرمین CBR نے یہ information پرائم منسٹر تک پہنچائی تھی۔ تو کیا فاضل وزیر صاحب اس پہ غور کر رہے کہ پرائم منسٹر کو اتنی غلط information فراہم کرنے پہ چیئرمین CBR کے خلاف کوئی action لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ دیکھیں جی غلطی دانستہ طور پر نہیں تھی، غلطی وہ ہوتی ہے جب دانستہ غلط دی جائے۔ اس وقت جب وہاں سے اطلاع آئی کہ وہاں پہ تین خواتین پکڑی گئیں ہیں۔ یہاں سے جو flight گئی تھی اس پر بھی خواتین نے travel کیا تھا، تو انہوں نے پوچھا کہ یہاں سے جو سعودی عرب میں flight گئی تھی اس کا کون سا عملہ involve تھا۔ انہوں نے وہ information دے دی، تو انہوں نے فوری کہا کہ اس میں جو عملہ involve تھا اس کو suspend کر دیا جائے۔ اس کے بعد جب ان کے نام پہنچے، اور جب verify کیا گیا تو پتہ چلا کہ وہ لاہور والی flight تھی، تو it was corrected ۔ اس وقت تو یہی اطلاع تھی کہ it was a correct assumption, they could have travelled from this flight also. اس میں کوئی wilful disinformation نہیں تھی deliberate misleading بات نہیں تھی کہ جس کے

خلاف action لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی آفتاب صاحب۔ میرے خیال میں بہت سوال ہو گئے ہیں اب کیا کریں۔ جی جناب آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ بڑا Question vital importance کا ہے جیساکہ ہمارے ساتھی نے بتایا بی پارٹ کا جواب یہ ہے کہ Yes, the staff was suspended because of their negligence or inability to the effect, this act of smuggling of 7 Kg. of heroin powder. تو کیا یہ قابل معافی ہے۔ کیا محکمہ نے اس بات کو examine کیا یہ case abatement کا تو نہیں تھا Were they involved in this offence and were the women carrying this travelled as an only carrier or were some persons behind it?

جناب چیئرمین۔ جی وہ انکوائری ہو گی۔

جناب سرتاج عزیز۔ یہ تو انکوائری ہو گی تب ہی معلوم ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ تب ہی پتا چلے گا کون ہے، کیا ہے۔ جی جناب ڈاکٹر حئی صاحب۔ کیا یہ عورتیں بلوچستان کی تو نہیں تھیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ نہیں جناب۔ شکریہ آپ کا، مہربانی۔ میں وزیر موصوف سے آپ کے توسط سے یہ ضمنی سوال کروں گا کہ اس طرح کے منظم گینگ ہیں اس ملک کے اندر جن کے کارندے یہاں پاکستان کے اندر بھی موجود ہیں اور بیرون ممالک میں بھی موجود ہیں۔ یہ گھناؤنا جرم ہے۔ لوگ ان جرائم میں involve ہیں یہ ایک کام نہیں ہزار دوسرے جرائم بھی کرتے ہیں۔ میرا ضمنی سوال ان سے یہ ہے کہ اگر واقعی یہ چاہتے ہیں کہ یہ سلسلہ ختم ہو تو اس گینگ کو unearth کریں۔ یہ ایک گینگ پکڑا جائے جو گھناؤنے جرائم میں معصوم لوگوں کو باہر بھیج دیتے ہیں۔ وہ وہاں دھکے کھاتے ہیں۔ یہاں ان سے پیسے بٹور لیتے ہیں کبھی females کو، کبھی کسے۔ یعنی یہ مختلف قسم کے جرائم میں ایک منظم گینگ ہے اس ملک کے اندر۔ میں یہ سوال کروں گا کہ اس گینگ کو کب عوام کے سامنے بے نقاب کریں گے۔ تاکہ اس کا علاج اور مستقل حل ہو۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

جناب سرتاج عزیز۔ میرے خیال میں ایک گینگ نہیں ہے۔ بہت سے گینگ ہیں اور بہت سے پکڑے بھی جاتے ہیں۔ پھر اور آ جاتے ہیں۔ اس میں جو ہماری anti narcotics task force قائم ہوئی ہے they have got very good field presence وہ اس کو tighten کر رہے ہیں اور اس سے امید تو ہے کچھ نہ کچھ تو discouragement ہو گی effective طریقے سے ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب صفدر عباسی صاحب آخری سوال۔

ڈاکٹرصفدر علی عباسی۔ وزیر موصوف کیا بتانا پسند کریں گے کہ پرائم منسٹر سکیرٹریٹ والے اس زیادتی کو کتنے دنوں میں undo کریں گے۔

Mr. Sartaj Aziz: Within this week.

Mr. Chairman: O.K. Next question No.37.

37. * Syed Muhammad Jawad Hadi :- Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to change the working hours in the Government Offices; if so, its details and if not, its reasons ?

Minister Incharge of the Establishment Division :- The schedule of Office Timings for summer is under consideration. Specific timings would be indicated after having been finally determined.

Mr. Chairman: Hafiz Sahib any supplementary?

حافظ فضل محمد۔ جناب شکریہ۔ کیا وزیر موصوف صاحب ایک خاص وقت بتا سکیں گے کہ اس فلاں تاریخ سے موسم گرما اور موسم سرما کی تفصیلات ہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ یہ ہمارے زیر غور ہے۔ موسم گرما کے جو اوقات کار ہیں تو ابھی اپریل ہے۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ وہ موسم گرما کی جو last date ہے وہ کس تاریخ سے شروع ہو جائے گی، پھر یہ تفصیلات کب تک فلور پر لے آئیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Commerce۔

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جناب چیئرمین ! exact timings میں عرض نہیں کر سکتا لیکن I can only state that before 13th of November جو timings تھے Sunday سے Thursday 9 am to 5 pm تھے اور Friday and Saturday دو چھٹیاں تھیں ۔ 13 نومبر کو یہ پالیسی change کی گئی تو Saturday سے Wednesday -9 سے چار بجے کر دیا گیا Thursday کو 9 سے ایک بجے ' Friday کی چھٹی ہوگئی جناب اور after the Prime Minister's speech of 3, March 1997 سے ابھی جو current timings ہیں جناب Monday to Thursday and Saturday 9 سے چار ہیں Friday کو 9 سے ساڑھے بارہ ہیں اور Sunday کو چھٹی ہو گئی ہے جی۔ یہ جو Summer timings کی جو بات ہے جناب اس میں ابھی deliberations یا کوئی final فیصلہ نہیں ہوا So,I am not in a position to say anything.

جناب چیئرمین۔ آج ویسے ایک اخبار میں کچھ آیا ہے۔

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ وہ جناب ' سارا speculative ہے۔ It has not yet been decided.

حافظ فضل محمد ۔ یہی میں پوچھ رہا تھا کہ اخبارات میں کچھ اس طرح آ رہا ہے' کہ پورے سال کے لیے ایک ہی ترتیب ' ایک ہی اوقات کار' باقاعدہ نظام اوقات ' مقرر کر رہے ہیں ۔ جبکہ موسم تو فطری طور اور طبعی طور پہ الگ الگ ہے ۔ تو یہ ان اطلاعات میں واقعی کچھ حقیقت ہے یا نہیں ۔ اگر واقعتاً حقیقت ہے تو وہ ان کا جو فلسفہ ہے وہ کیا ہے ہمیں بتا سکیں گے کہ پورے سال کے لیے۔

Mr. Chairman: Yes, Minister for Commerce.

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جناب چیئرمین ! جہاں تک میری انفارمیشن ہے جناب ' کہ ٹائم change ہوں گے۔ یہ نو سے چار بجے والا مسئلہ ہے وہ نہیں ہو گا۔ اس میں reduction جیسے honourable member نے فرمایا کہ وہ کوئی logic نہیں ہے کہ summer میں تو timings change ہوں گے early start and early it will be چھٹی ہو گی ۔

شیخ رفیق احمد ۔ کیا دوپہر کو اس وقت لوگ گھروں کو واپس جائیں گے جب سڑک پر آنا بالکل ناممکن ہو ۔

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ honourable member اگر کوئی suggestion دینا چاہیں کہ what should be the proposal? تو ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین ۔ فرما رہے ہیں کہ ابھی سارا consider ہو رہا ہے ۔ فائنل نہیں ہوا۔

شیخ رفیق احمد ۔ جب انتہا پر ' اپنی شدت پر سورج ہو اس وقت لوگوں کو دفتروں سے ' بینکوں سے ' اداروں سے کہا جائے کہ دوپہر کے وقت آپ گھر واپس جائیں ۔ میں ان کے حق میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں. This is also an aspect of the matter.

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ ٹھیک ہے جی

I will put the views of the honourable member to the concerned quarters.

Mr.Chairman: Next question No.38, Anwar Bhinder Sahib.

38. * Ch. Muhammad Anwar Bhinder:- Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :-

(a) the details of the devaluation of Pakistani Rupee made by the State Bank of Pakistan from 1-1-1991 to 30-6-1993, 1-7-1993 to 31-12-1993 and since 1-1-94;

(b) the reasons for devaluation of the Pakistani Rupee during the period of the last Government ?

Mr. Sartaj Aziz :-(a) The details of one step devaluation made by the Government in the Pak-rupee exchange parity rate *viz-a-viz* US dollar since 1-1-1991 to 31-3-1997 are shown below :-

Period	One step devaluation
1-1-1991 to 3-6-1993	NIL
1-7-1993 to 31-12-1993	
(i) On 15-7-1993	By 3.3% (from Rs. 27.26 to 28.16).
(ii) On 22-7-1993	By 5.66% (from Rs. 28.16 to Rs. 29.85).
1-1-1994 to 31-3-1997	
(i) On 29-10-95	By 7% (from Rs. 31.85 to Rs. 34.25).
(ii) On 10-9-1996	By 3.65% (from Rs. 35.62 to Rs. 36.97).
(iii) On 22-1-1996	By 8.5% (from Rs. 36.97 to Rs. 40.12).

(b) The reasons for adjustments are given below :-

(i) Whenever the rate of inflation in Pakistan is higher than that at the international level, the value of the rupee has to be adjusted to improve the competitiveness of exports in the international markets.

(ii) An increase in the budget deficit also creates demand for imports and it become necessary to adjust the value of the rupee to curtail imports and protect the country's balance of payments.

Mr. Chairman: Supplementary question.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا ! میں نے اس سوال میں دریافت کیا تھا کہ مختلف ادوار میں پاکستان کے روپے کی قیمت کس کس طرح کم ہوئی ۔ چنانچہ اس میں جواب دیا گیا کہ 1-1-1991 سے 31-12-1993 تک کوئی قیمت کم نہیں کی گئی ۔ اس کے بعد 15-7-1993 سے 22-7-1993 کو تین percent اور پانچ percent اور پھر 1-1-1994 سے 31-3-1997 تک سات percent 3.65%, اور 8.50% ۔ ایک تو مجھے جناب والا ! شک یہ ہے کہ میرا impression یہ ہے کہ بہت دفعہ قیمت کم ہوئی تھی یہ تین دفعہ جو فاضل وزیر صاحب نے فرمایا ہے کیا یہ درست ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب سرتاج عزیز ۔ اس میں میرا خیال ہے جو پہلا لفظ ہے ۔ the details of
one step devaluation made by the Government of Pakistan. This is when you
make a substantial devaluation. جو ہمارا 1982 سے سسٹم ہے وہ manage float کا ہے
جس میں devaluation نہیں ہوتی ، لیکن کرنسی کی ویلیو ہر ہفتے ، ہر چودہ دن کے بعد
gradually adjust ہوتی رہتی ہے so that is called gradual depreciation, devaluation
ہے۔ جب تین یا اس سے زیادہ percent تک suddenly آپ ریٹ کو adjust کریں تو اس
لحاظ سے جو 1.1 to 3.6 تھی there was no one step devaluation, there was gradual
depreciation of the currency from about Rs.22/- to Rs.27/- over a period of 2 and
a half year اب جو اس کے بعد ہیں ۔ اس میں پانچ دفعہ ہوئی ہے، پندرہ سات کو ، بائیس
سات کو، انیس دس کو، دس نو کو اور بائیس دس کو this is correct statement کیونکہ amount
اس کے بعد جو بائیس دس کے بعد sudden devaluation کوئی نہیں ہوئی that was the last
that we had.

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ 22-1-1996 ، کے بعد کوئی نہیں ہوئی ۔ 22-1-1996 ، کو
آپ نے آخری دی ہے ۔ On 22-1-96 ۔ 8.50%

جناب چیئرمین۔ یہ تو in fact during the interim Government

جناب سرتاج عزیز۔ یہ اصل میں 22-10 ہے جی یہ misprinting ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ 22-10 یہ ہوا اور 10-9 کو ہوا اور 29-10-1995 کو ہوا
۔ 96 میں تو کئی مرتبہ devaluation ہوئی ہے ۔

جناب سرتاج عزیز ۔ تو دکھایا ہوا ہے نہ 10-9 کو ہوا اور 22-10 کو ہوا ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ صرف دو دفعہ یہ کمی ہوئی۔

جناب سرتاج عزیز ۔ ہاں جی دو دفعہ main devaluation ہوئی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ تو صرف ایک صفر کی بات ہے زیادہ کی بات نہیں ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا ! نہیں ' 1996 میں ہمیں معلوم ہے کہ کئی مرتبہ کمی ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں وہ کہہ رہے ہیں نہ کہ what I understand is کہ تین پرسنٹ کم جو ہوتی ہے۔ اس کو manage float کہتے ہیں۔ اس کو devaluation کے زمرے میں ڈالتے ہی نہیں ہیں - تین پرسنٹ سے جو زیادہ is that correct Sartaj Aziz Sahib?

Mr.Sartaj Aziz: I mean

تین پرسنٹ تو نہیں ہوتی ، جو float ہوتی ہے وہ دو پیسے چار پیسے چھ پیسے ہر ہفتے ۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں تھوڑی تھوڑی جو ہوتی رہتی ہے وہ اس کو اس زمرے میں نہیں ڈالتے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب، مجھے تو اس تفریق کا بھی پتہ نہیں تھا اور میں نے تو یہ بات نہیں مانگی تھی کہ یہ جو ہے اس devaluation کو آپ consider کرو اور اس کو نہ کرو ۔ میں نے تو plain fact مانگے تھے اور ایک عام layman ہونے کی حیثیت سے I am not a financial wizard کہ میں یہ کہوں کہ وہ devaluation بنتی ہے اور وہ devaluation نہیں بنتی۔ ہمارا impression تو یہ ہے کہ 1996 میں تو سات مرتبہ آپ نے devalue کیا روپے کو۔

جناب سرتاج عزیز ۔ دیکھیں ناں جی کہ اس وقت آپ کے سامنے figure موجود ہیں، کہ اس وقت جو 40.1 روپے کا ریٹ جو ہے یہ اب تک وہی ہے جو آخری devaluation تھی اس کے بعد سے more or less stable اور اس سے پہلے یہ 27 روپے سے بڑھ کر 40 روپے ہو گئی You can get the percentage out of this. The figure Dollar to rupee convertion rate is given.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ کیا فاضل وزیر خزانہ devaluation کے اس view کو support کرتے ہیں کہ یہ ہونی چاہیئے تھی۔

جناب سرتاج عزیز۔ اس کو تو support نہیں کرتا لیکن جو underlying policies ہیں ان میں اگر inflation اور آپ کی fundamental economics ٹھیک نہ ہوں

This is the consequence. This is not the actual fundamental. The fundamental is that if your rate of inflation is higher than the world inflation, if your budget deficit and your import, export is imbalanced, then this is the result, you have to adjust the currecy.

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! میں آپ کے توسط سے فاضل وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہوں گا کہ غالباً پریس میں رپورٹ ہوا تھا کہ جمعرات کو I may be mistaken by a day, may be a day this side or that side. جمعرات کو شاید قومی اسمبلی میں فاضل وزیر صاحب نے بیان دیا تھا کہ وہ روپے کو مزید devalue کرنے کو contemplate کر رہے ہیں ۔ میرا سوال دو حصوں میں ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ کیا وزیر خزانہ یہ contemplate کر رہے ہیں کہ روپے کو مزید devalue کیا جائے۔ اگر اس کا جواب "ہاں" میں ہے تو approximately ان کے ذہن میں کتنی devaluation ہے۔

جناب سرتاج عزیز۔ لگتا ہے فاضل ممبر نے میرا غلط کوٹ ہوا ہوا بیان پڑھا ہے اس کی جو clarification issue ہوئی تھی وہ پڑھنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ اس وقت اسمبلی میں سوال ہوا تھا کہ ۔

Are you planning to revalue the currency, it means to strengthen the currency.

اس کا جواب یہ تھا کہ revaluation کے تو زیادہ chances نظر نہیں آتے۔

because we are still facing a rate of inflation 11, 12 per cent. But we are trying to stabilize the value of the rupee at this level by increasing exports and by increasing production and by curtailing inflation. And that was my correct answer.

اور اس وقت بھی ہماری موجودہ صورتحال میں devaluation کی ضرورت نہیں اور نہ کوئی justification ہے۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ کیا فاضل وزیر بتائیں گے کہ آٹے کے قحط کی وجہ سے بھی روپے کی قدر و منزلت میں کمی آتی ہے یا نہیں۔

Mr. Sartaj Aziz: I don't know, it so happens.

ہمارے جو آٹے کی قیمت ہے وہ ایک طریقے سے fixed managed system ہے، کہ باہر سے اگر آپ مہنگا بھی منگائیں تو وہ آپ subsidised rates پر دیتے ہیں۔ اس وقت ہماری اپنی گندم 130 ڈالر فی ٹن ہے اور باہر والی 180 ڈالر فی ٹن ہے تو devaluation سے اگر اور مہنگی ہوگئی ہے۔

and just now the rupee price has gone up, also because in terms of Rupees, the Dollars get converted into larger rupee but we subsidize that price by issuing the imported wheat also at the same price at which you are getting the local wheat.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب والا! کیا وزیر خزانہ بتائیں گے کہ 1-1-1991 سے لے کر 3-6-1993 کا جو عرصہ ہے اس میں کل کتنی devaluation ہوئی ہے۔

Mr. Sartaj Aziz: Total was about 19 per cent from 22 to 27 rupees.

اس عرصے میں total gradual depreciation, and the cummulative depreciation

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ 22 سے 27 ہوگیا۔

جناب چیئرمین۔ اگلا سوال 39 انور بھنڈر صاحب۔

39 . * Ch. Muhammad Anwar Bhinder:- Will the Minister for Commerce be pleased to state :

(a) the total imports of Pakistan during the years 1991-92, 1992-93, 1993-94, 1994-95 and 1995-96;

(b) the total exports of Pakistan during the said years; and

(c) whether the exports of Pakistan in 1995-96 were according to the estimates, if not, its reasons?

Mr. M. Ishaq Dar :- Value in Million US Dollars.

(a) Year Imports

	1991-92	9251.6
	1992-93	9941.0
	1993-94	8564.4
	1994-95	10394.4
	1995-96	11804.9
(b)	Year	Exports
	1991-92	6904.0
	1992-93	6813.5
	1993-94	6802.5
	1994-95	8137.2
	1995-96	8707.1
	Target	
	1995-96	9206.0

(a) Against the target of $9206 million during 1995-96, the exports valued at $ 8707 million depicted a decline of 5.4%.

Reasons for not achieving the export targets

(i) The political instability and fragile law and order situation had adverse effect on our exports.

(ii) The exports suffered set back in the first half of the year 1995-96 mainly because of loss of competitiveness of Pakistani products in the international market in the wake of devaluation of rupee by India.

(iii) The fiscal policies intended to reduce budgetary deficits through increase in taxation such as turnover tax, excise duty on banking and communication services etc., increased the cost of export items.

(iv) The exports suffered a set back due to various other factors

such as levy of regulatory duty on imports resulting in higher cost for exports, intensive child labour propaganda against Pakistan's exports of sports goods and carpets, higher prices of cotton, increase in the duty of raw material on synthetic textiles, anti-dumping and countervailing measures charges against Pakistan's textile items increase in air and sea freight charges; and higher rates of inflation compared to Pakistan's major export competitors.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں نے اس میں فاضل وزیر تجارت سے پوچھا تھا کہ 1995-96 ,1994-95 ,1993-94 ,1993 -1992 ,92 ,1991۔ میں imports and exports کیا ہوئیں۔ اگر ان کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو ان پانچوں سالوں میں ہماری برآمدات ، درآمدات کے مقابلے میں بہت کم ہیں ۔جس کی وجہ سے ان کا توازن بھی خراب ہوا اور موجودہ جو ٹارگٹ ہے 9206 ملین کا، اس کے مقابلے میں صرف 8707 ملین اس وقت تک ہے اور اس میں بھی decrease ہے۔ جناب والا! پاکستان کی اکانومی کے لئے یہ صورتحال درست نہیں ہے اور اس صورتحال کا کیا مداوا کیا جا رہا ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی وزیر صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب چیئرمین! جہاں تک درآمدات کے بڑھنے کا تعلق ہے۔ There were certain reasons for that. مثلاً evolution of trade barriers, after that we were bound to make it more liberal under WTO system. Lowering of tariff regime, higher unit value of some imported major items which the country was importing

اور جناب جہاں تک یہ سوال ہے کہ export کا جو target تھا 9206 اور actual figure is 8707 million اس میں یہ ہے کہ variety of reasons for again this decrease ایکسپورٹس میں کہ regulatory duty پچھلی حکومت نے 10 per cent impose کر دی

there was intensive propaganda of child labour against Pakistan. There were

higher prices of cotton, also more prices of input raw material, which Pakistan was importing particularly, the synthetic textile and anti dumping and countervailing measures which were taken against Pakistan on international forum. So all these resulted in lower exports and as we have seen that the government had taken a very bold step in the recent Finance Amendment Act. We have not only reduced the income tax and corporate tax rate, we have also re-structured the tariff and the focuss was that the export oriented industry should be given an incentive for value addition.

جناب والا جو ہمارا rate deficit ہے

that is roughly lasted 3.1 billion Dollars. So we have to reactivate the industry. The government has given a lot of initiatives and a lot of incentives in this package which has been announced.

مثلاً اس میں export oriented industry کے لئے ڈیوٹی zero کر دی گئی ہے کہیں BMR کے لئے ten per cent کر دی گئی ہے raw material پر zero کر دی گئی ہے cascading principle was followed on the raw material import تو یہ سارے incentives جو ہیں that is to increase the exports obviously. So I may point out that, Mr. Chairman, last year though the exports increase were 7 per cent but the improved imports increase were 13.6 per cent that is why the trade deficit increases from 2257 million to 3098 million, which is actually 37 per cent increase over one year. So these are the facts Mr. Chairman.

جناب چیئرمین: جی انور بھنڈر صاحب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب والا! اگر ایک سال ہو جائے، دوسرے سال پوزیشن اور ہو جائے، تیسرے سال اور ہو جائے، پانچ سال سے مسلسل پاکستان کی برآمدات کم ہیں درآمدات کے مقابلے میں تو اس طرح economy کس طرح sustain کر سکتی ہے جب کہ مسلسل

یہ صورت ہو تو اس کے لئے موجودہ حکومت نے جیسا آپ نے فرمایا کہ کچھ اقدامات کئے ہیں۔ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آئندہ سال میں یہ صورت الٹ ہو جائے گی یعنی ہماری درآمدات کم ہوں گی اور برآمدات زیادہ ہوں گی۔

Mr. M. Ishaq Dar: Mr. Chairman, I wish it should be like that but unfortunately , I must tell my own assessment that it is not possible over one year. The government is targetting that in the next three years, if it can reduce this 3 billion trade deficit to almost zero, that would be very big achievement, because variety of steps have already been taken and we propose to take more, like we are reviewing the export development of the country on a regular basis. We are seeing that how we can resolve the problems of various sectors. We have set up 11 committees , reports came in and we intend to continue this process, sir,

جیسے میں نے عرض کیا کہ وہ variety of reasons ہیں internationally and locally. So I would not expect for a moment کے آئندہ آنے والے سال میں یہ trend یا deficit ہے it is a very huge deficit in terms of our total volume of trade which is around 20 billion, we can't take over 3 billion deficit in one year, sir.

جناب چیئرمین: جی احسان الحق پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر صاحب یہ فرما سکیں گے کہ موجودہ financial year کے ان تین کوارٹرز میں balance of payment میں کتنا shortfall expected ہے۔

Mr. M. Ishaq Dar: Mr. Chairman, I think I need a fresh notice for this. I have to collect the data for this.

جناب چیئرمین: ڈاکٹر حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا وزیر موصوف صاحب سے یہ ضمنی سوال ہے کہ پاکستان میں عام آدمی کا بھی یہ تاثر ہے کہ یہ جو World Bank ہے، IMF ہے جو

ہمیں قرضے دے رہے ہیں اپنی شرائط پر ان کی کوشش یہ ہے کہ پاکستان صرف ایسی سوسائٹی ہو جس کی اپنی پیداوار نہ ہو۔ خاص طور پر industrial production پاکستان کی کم ہو ، بالکل نہ ہو اور یہ consumers society بنے۔ تو کیا یہ تاثر صحیح ہے اور اگر یہ تاثر صحیح ہے تو ہماری جو موجودہ حکومت ہے وہ اپنے ملک کی balance of payment کو بہتر کرنے کے لئے کون سی واضح پالیسی اختیار کرے گی جس سے ہماری balance of payment بھی ٹھیک ہو اور ہمارے عوام اور لوگوں کے لئے جو اصل ضروری چیزیں ہوتی ہیں import کرنے کے لئے صرف وہ import کئے جائیں اور جو تعیش کی چیزیں ہیں اور دوسری چیزیں ہیں جو غیر ضروری ہیں ان کا تدارک کریں تا کہ ہمارا وقار بڑھے اور ہماری balance of payment ٹھیک ہو۔

جناب چیئرمین: جی اسحٰق ڈار صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ جناب والا! جو معزز ممبر نے point out کیا ہے

we have seen in the last years that the Government had pursued of revenue oriented measures to reduce the fiscal deficit and it does not work in a country like us and in a developing country, we have seen

کہ ابھی جو اقدامات اس موجودہ گورنمنٹ نے کئے ہیں

we have departed with that approach. We have common supply side and economic oriented approach that we should reduce the tariff, we should reduce the taxes thereby we should create more gross domestic production

جیسے معزز ممبر کہہ رہے ہیں جناب چیئرمین

And then based on that, we should have more revenue for the country, for the Government and reduce fiscal deficit by these measures. Perhaps the assessment of the honourable member, Mr. Chairman, is correct based on the last three years but now we have reversed the approach to control the fiscal deficit. Thank you.

Mr. Chairman: Yes, Fazal Muhammad Sahib.

حافظ فضل محمد۔ جناب میں وزیر صاحب سے ایک لفظ کا مطلب سمجھنا چاہتا ہوں جو میں نہیں سمجھ رہا "متبادل الزامات" یہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ "متبادل الزامات کا کیا مطلب ہے۔

جناب محمد اسحاق ڈار۔ یہ "متبادل انتظامات" ہے۔

حافظ فضل محمد۔ میں دوسری بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب وزیر موصوف صاحب نے برآمدات کے مختلف اسباب بیان کئے ہیں ۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ پاکستانی کھیل کے سامان اور قالینوں میں بچوں کی مشقت کا منفی پروپیگنڈہ ہے ۔ کیا وزیر موصوف صاحب ہمیں بتا سکیں گے کہ اس پروپیگنڈے کے توڑ کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں جس سے ہماری معیشت اتنی متاثر ہوئی کہ ہماری برآمدات میں بہت بڑی کمی ہوئی۔ گورنمنٹ نے دنیا کو باور کرانے کے لئے کون سی حکمت عملی اختیار کی ہے کہ ہمارے پاس یہ چیزیں نہیں ہیں ۔ اگر کی ہے تو وہ کونسی ہے۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, in this a number of steps have been taken. Let me go back in the Singapore Conference
جو پچھلی ہوئی تھی جس میں کہ ministerial level پر کوشش کی گئی کہ Co-standard labour جو
ہیں وہ پاکستان پر apply کر دیئے جائیں جس کا مطلب یہ تھا کہ the background was perhaps
that in the light of child labour which is a fact that it is being used in Pakistan,
we have to face this right now. اس چکر میں پاکستان پر مختلف قسم کی conditionalities
لگ جائیں اور اس کی exports اور کم ہوں لیکن پاکستان نے اس میں بڑا stand لیا اور کچھ
countries نے ہمیں support کیا recently one Deputy Prime Minister who visited
Pakistan, we thanked him ہمارا stand یہ تھا کہ
it should be referred to the International Labour Organization, WTO and ILO should not be mixed, it would not be fair and I am pleased to report Mr. Chairman, that our stand was upheld and the two things were not together. Now coming back to the child labour, the issue is very much there sir, we have got around

over 3 million children working in various industries.

ہمارا contention یہ ہے we have been clarifying to the all relevant quarters کہ اس میں 70% of the child labour is in the rural areas where there is a culture سے کہ ایک فیملی کے طور پر وہ اپنے کھیتوں میں اپنے parents کے ساتھ کام کرتے ہیں and all the things اور باقی جو ہے ہم نے ایک Child Care Foundation which is headed by a private sector human rights activist اس پر focus یہ ہے کہ یہ جو بچے ہیں ان کو کوئی alternate کام دیا جائے اور ان کو کچھ پڑھائی اور professional training دی جائے جہاں وہ کام کریں اور دوسرا گورنمنٹ کا منصوبہ ہے کہ جو education ہے اس کو mandatory کیا جائے ۔ جہاں سکول نہیں ہیں وہاں مسجدوں کو استعمال کیا جائے so sir there is a plan کہ next three to five years یہ جو child labour issue ہے should be redressed fully and should be eliminated otherwise we face very serious consequences on international forum.

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ فضل محمد ۔ ہم وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان پروپیگنڈوں کا اصل مرکز اور منبع کہاں ہے اور ان پروپیگنڈوں سے وہ کون سے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ پروپیگنڈے کون کر رہا ہے اور ان کے کیا مقاصد ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار، جناب والا! یہ جو WTO which is now an International forum ہے وہاں چونکہ trade liberalise ہوگئی ہے۔ تمام countries کو یہ کہا جا رہا ہے کہ جی وہ tariff کو reduce کریں اور اس کو rationalise کریں and Pakistan also, as a result of that, has done already. تو اب countries ڈھونڈ رہی ہیں Non-Tariff measures, how to stop. بلاکس بن چکے ہیں۔ European Union کا ہے، امریکہ میں ہے، اور مختلف بلاکس ہیں۔ تو they tend to cooperate with each other, then having trade with other countries. They have found the non-tariff issues and it has become some how very salable issue.

کہ جی child labour Pakistan use کرتا ہے اور انہوں نے آپ کو یاد ہوگا جناب والا! پچھلے سال ایک documentary بنائی اور panorama پہ وہ دکھائی گئی، BBC نے دکھائی کہ بچے جو ہیں ان میں کسی کی ٹانگ بندھی ہوئی ہے، کسی کا کچھ بندھا ہوا ہے اور وہ carpet بنا رہے ہیں۔ تو ہم نے اس کے لئے private sector کو mobilize کیا ہے اور جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ international brands like NIKE and Reebok وہ shoes پاکستان میں بنتے ہیں جناب والا۔ It is pity that these Organizations have now planned that in America they would not be Advertising کہ کہیں اور لوگ اس کو خریدیں۔ They will be advertising that these shoes are free from childlabour. اس میں کوئی child labour کی input نہیں ہے۔ ان کے ساتھ جو ہماری بات ہوئی ہے، پاکستانی جو exporters ہیں۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ we are doing all that what is possible. جو آنریبل ممبر جناب چیئرمین! has indicated کہ اس کا objective ہے۔

Sir, obviously, this is a trade competition. People want that we should not be able to export and our competitors, they obviously try every possible effort to reduce our exports, sir. Thank you, sir.

Mr. Chairman: Yes, Safdar Abbasi sahib.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب یہ پالیسی پاکستان کو کہاں لے جاتی ہے یہ تو خیر وقت ہی بتائے گا لیکن میرے دو سوال ہیں محترم وزیر صاحب سے۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے جو وجوہات بتائیں ہیں for not achieving the export targets اس میں نمبر 3 جو پارٹ ہے اس میں لکھا گیا ہے کہ turnover tax اور excise duty on banking پہلے تو یہ بتائیں کہ یہ کس سال میں لگی تھیں۔

دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ جب تک export بڑھے تو بڑھے لیکن ان کی جو یہ موجودہ tariff reduction ہے اس سے ان کو کہیں یہ خطرہ تو نہیں imports اتنی بڑھ جائیں کہ پاکستان dumping ground بن جائے مختلف imports کے لئے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر برائے کامرس۔

جناب محمد اسحاق ڈار: جناب والا! یہ turnover tax اور excise duty on banking یہ if I remember correctly, sir, یہ 1992 میں شروع ہوئی تھی لیکن اس کے بعد اس کو بڑھا دیا گیا تھا۔ So, it has a progressive increase in these, it is in a very general term that fiscal policy is intended to reduce the deficit. وہ جیسا میں نے آگے explain کیا ہے کہ ہماری یہی کوشش رہی ہے کہ fiscal deficit کسی طریقے سے کم ہو because وہ کیا کہتے ہیں جی کہ beggars are not the choosers. We had to just follow the conditionalities of the international lenders and one of the requirements was that we should reduce the fiscal deficit, in my opinion, it was very unrealistic figure which was around 4%.

تو مختلف وقتوں میں پچھلے چند سالوں میں یہ ساری چیزیں impose ہوئی ہیں۔

So, we are now trying to take measures gradually that once the production of the country, the base expands and the revenue increases then we can get away from these things.

Mr. Chairman: Islamuddin Shaikh sahib.

جناب اسلام الدین شیخ: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو پچھلے پانچ سال میں ہر سال ہماری import جو ہے بڑھ رہی ہے، ایک تو یہ کہ کن سیکٹرز میں، یعنی کون سے ایسے سیکٹرز ہیں جس میں یہ gradually اضافہ ہو رہا ہے نمبر 1۔ اور دوسرا یہ ہے کہ edible oil جو ایک بہت بڑی مقدار میں ہم import کر رہے ہیں، اس میں per year کتنا اضافہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب وزیر صاحب۔

جناب محمد اسحاق ڈار: اس میں جناب والا! مختلف سالوں میں جو increase ہے وہ مختلف ratio سے according to the requirements ہوئی ہے۔ I have information, it is a very lengthy chart, if you want me to read it....

جناب چیئرمین: نہیں ایک دو موٹی موٹی چیزیں بتادیں۔

chemical sorts. Sir, in جناب محمد اسحاق ڈار، اس میں یہی ہے جی کہ مثلاً

1994-95, e.g., the total import was 1.586 billion. In 1995-96, this figure shot up to

it was 1.610 billion and it' میں tea اسی طرح کہیں کم بھی ہوتی ہے جی مثلاً 2.186 billion.

in value terms, it increased, ' میں جناب petroleum اور was reduced to 1.475 billion.

it is a very big jump, sir, in petroleum, 1.586 billion, it was increased from

edible oil جناب والا۔ تو جناب ان کا جو دوسرا سوال تھا 1994-95, in 1995-96 1.988 billion

کا وہ میں عرض کردیتا ہوں جی کہ '

جناب چیئرمین: یہ تو ایک سال میں almost double ہوگیا۔ یہ کیا وجہ ہے۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: In 1991-92, the import value of edible oil was 403.5 million Dollars, 1992-93, it was 583.6 million Dollars, 1993-94, it was 487.8 million dollars, 1994-95, it was 997.3 million Dollars.

جناب چیئرمین۔ ایک سال میں almost ڈبل ہو گیا۔ یہ کیا وجہ ہے کہ devaluation ہوئی۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, international prices gone up and devaluation, both factors taken together, it went up and in 1995-96 it reduced a little bit 856 million Dollars because the price slightly came down, sir.

جناب اسلام الدین شیخ۔جناب والا میں ان سے ایک ضمنی سوال کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ دو تو کر لئے۔

جناب اسلام الدین شیخ۔ کیا حکومت اس بات پر کوئی پلان بنا رہی ہے۔ Edible oil ہمارے کھانے کی چیز ہے۔اس کی امپورٹ کو ہم کیسے کم کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ کینولہ لگائیں۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, the last package announced in the Kisan Convention is actually aimed at to increase all the

agriculture products including wheat, rice and edible oil, substitutes and other things. So, the government is aiming at to eliminate, as much as possible, this import but obviously it needs cooperation from the agriculture sector.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ میرے سوال کا جو ایک پارٹ تھا اس میں میں نے کہا تھا کہ وزیر موصوف یہ بتائیں کہ ان کے جو کرنٹ اقدامات ہیں ان کے مطابق تین سال کے بعد امپورٹ کتنی ہو گی۔یہ کبھی انہوں نے assessment کی ہے۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, sir, it is obviously difficult to assess the imports. I would imagine that under normal circumstances if the economy would expand and if the industrial activities start, there would be more industrial imports. This is very obvious thing to happen but with that, there will be more production and with that more production, the exportable surplus of the country would increase and then you have a two way cycle, one thing complements the other. So, it would be a healthy sign if the import of capital equipment comes, then we could see in the years to come. So, I can't give the exact estimate for the next year, sir.

Mr. Chairman: O.K. Next question No.40, Anwar Bhinder Sahib.

40. * **Ch. Muhammad Anwar Bhinder:-** Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :-

(a) whether it is a fact that the Auditor General of Pakistan issued instructions to the accountants General of the Provinces to issue revised pension payment orders to the retired Judges of High Courts under P.O. No.2 of 1993, if so, under what authority;

(b) whether it is also a fact that Auditor General of Pakistan issued instructions to the Provincial Accountants General not to issue the

revised pension payment order for the maximum pension under P.O. 2 of 1993 and P.O. 3 of 1995 to the High Court Judges who were drawing maximum pension before the promulgation of the above said POs, if so, the reasons thereof; and

(c) whether the copy of the said instructions/advice will be placed in the table of the House ?

Mr. Sartaj Aziz :- (a) No.

(b) No.

(c) Not applicable.

Mr. Chairman: Supplementary question?

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آڈیٹر جنرل نے اکاؤنٹنٹ جنرل کو ہدایات جاری کی تھیں کہ ہائیکورٹ کے ریٹائرڈ جج صاحبان کو maximum پنشن نہ دی جائے۔ اس کا جواب نفی میں دیا گیا ہے کہ ایسی کوئی ہدایت جاری نہیں کی گئی تھی۔ کیا فاضل وزیر خزانہ صاحب یہ assure فرمائیں گے کہ کیا اب ان کو maximum پنشن مل رہی ہیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ اس کے متعلق جو orders ہیں وہ منسٹری آف لاء اینڈ جسٹس directly اکاؤنٹنٹ جنرل کو بھیجتی ہے اور وہ اس کو fully follow کرتے ہیں۔صرف جب انہیں clarification کی ضرورت ہو تو وہ آڈیٹر جنرل سے پوچھتے ہیں۔اب اس میں ۱۲ فروری کو جو نئے آرڈر جاری ہوئے ہیں'اس کے مطابق انہیں مل رہی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔نہیں ان کے مطابق کیا ان کو maximum پنشن مل رہی ہے یا نئے جو آرڈر جاری ہوئے ہیں وہ کیا ہیں۔

جناب سرتاج عزیز۔میرے پاس اس کی کاپی ہے ۔وہ میں انہیں دے دیتا ہوں ۔اس میں صرف ایک ہی پابندی ہے ۔ جن کی پانچ سال سروس نہیں ہوئی ان کو نہیں مل سکتی ۔جن کی سروس پانچ سال سے زیادہ ہے ان کو مل سکتی ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ وہ تو پنشن eligibility جناب والا ہوگی نا' میں تو جو پنشن کے eligibleہیں ان کی maximum پنشن کا پوچھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ نہیں وہ میرے خیال میں what he is trying to say is that their maximum depends upon that کہ سروس کتنی ہے ۔ غالباً اس پر depend کرتا ہوگا۔ اگر پانچ سال کی سروس ہے تو ایک slab ہوگا ۔ زیادہ سروس ہوگی تو زیادہ ہوگا ۔ کچھ اس قسم کی چیز ہوگی کیونکہ جناب تارڑ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں we can ask him.

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I read it out. A Judge shall on his retirement, resignation or removal be paid if he attains the retiring age and completed not less than 10 years service or not less than 7 years service for pension and completed not less than 5 years payable subject to the paragraph 'Chief Justice', on retirement, as provided, shall be entitled to the minimum amount of pension equal to 70% of the salary determined by the President, as the case may be, and a Judge

جو maximum ہے وہ ۸۵ فیصد ہے اور جو minimum ہے وہ ۷۰ فیصد ہے of the last salary.

Mr. Chairman: So, I think it depends on the service rendered by the Judge. I think it must be different for people who come into the High Courts from the service side and those who come into the High Courts from the professional side

بہر حال یہ ایک پیچیدہ معاملہ ہے ۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب ۔

جناب آفتاب احمد شیخ : میرا سوال یہ ہے جناب کہ fifth schedule جو ہے attached to the Constitution, this says about the High Court and this says that:

> "the every judge of the High Court shall be entitled to such privileges and allowances and such rights, in respect of leave

of absence and pension, as may be determined by the President and until so determined the privileges, allowances and rights, immediately before the commencing day the judges of the High Court were entitled." Now my question is whether there has been any determination by the President or not?"

جناب چیئرمین-ہاں صدر کا آرڈر ہے -

جناب آفتاب احمد شیخ-میں وہی تو پوچھتا ہوں -

جناب سرتاج عزیز- ابھی جو latest orders ہیں وہ ۱۲ فروری ۱۹۹۷ء کے ہیں - اس سے پہلے ۱۹۹۳ء کا تھا -

جناب چیئرمین-ٹھیک ہے جی -

چوہدری محمد انور بھنڈر-جناب والا!دونوں copies اگر مل جائیں، جیسے فاضل وزیر خزانہ نے فرمایا ہے تو میں خود دیکھ لوں گا -

جناب چیئرمین-جی دے دیں جی -

جناب آفتاب احمد شیخ- اس کیس کے grounds کچھ اور ہیں - Grounds یہ ہیں کہ

they are not prepared to obey the Presidential determination because we had examined this position in the Committee meeting. They said that we will abide by our own instructions...

Mr.Sartaj Aziz: That is not true.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Not the Law Department's advise, not the instructions given by the President.

Mr. Chairman: In fact we have a case. Tarad Sahib's pension was delayed endlessly.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Mr. Anwar Bhinder, he was the Chairman of that Committee and I was the member of that Committee and we have dealt with the whole situation. They said that we are not listening to anybody, what we have determined is the correct determination, not the Law Department, Finance Department or the President.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔جناب والا! جو بات شیخ صاحب فرما رہے ہیں وہ درست ہے۔ ہماری کمیٹی میٹنگ میں وہ آئے اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم تو جی اپنے حساب کے مطابق حساب کریں گے اور اس کے مطابق ہی جاری کریں گے اس ضد میں جناب سال ڈیڑھ سال کیس چلا۔ صدر نے جو fix کی ہوئی ہے وہ ہم نہیں مانتے۔ ہمارا اپنا اصول ہے۔ پتہ نہیں، ہمارے آڈیٹر جنرل اور ان کے جو ملازمین ہیں اتنے سخت کیوں ہیں۔ وزیر خزانہ کیا اس کی وضاحت فرمائیں گے، کہ کم از کم ان کو اتنا سخت تو نہیں ہونا چاہیئے کہ صدر کے آرڈرز کو بھی نہ مانیں۔

جناب سرتاج عزیز۔نہیں میرا خیال ہے ایسی کوئی صورت نہیں، اگر کوئی مثال ہے تو ہمارے نوٹس میں لائیں۔ بہرحال میرے خیال میں یہی ہے کہ they are sent to them for prompt action and compliance.

جناب چیئرمین۔بہرحال آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ جی جناب تارڑ صاحب۔

جسٹس (ریٹائرڈ) محمد رفیق تارڑ۔جناب والا! میری پینشن صدر صاحب نے maximum کر دی تھی اور اس آرڈر میں اے جی پی آر نے reduction کردی تھی۔

جناب چیئرمین۔یہ کب کی بات ہے، ان کا تو سال سے اوپر delay ہوا ہے۔ حالانکہ every thing is determined کہ جج ریٹائر ہوتا ہے اس کی پینشن اتنی ہوگی۔ لیکن اب سال سال، دو دو سال اس پر لگ جاتے ہیں۔ Now we have a strong Finance Minister, I am sure it will not happen again.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔بالکل جناب والا! ایک سال اس پر ہم جھگڑا کرتے رہے۔ وہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھے۔سلائیڈز لگا کر ہمیں یہ کہتے تھے کہ صدر کا آرڈر illegal ہے۔ وہ

جو اے جی پی آر والے کہتے تھے کہ صدر کا آرڈر غلط ہے یعنی صدر کے آرڈر کو چیلنج کرتے تھے اور کہتے تھے یہ ، کم از کم جناب' یہ خزانے پر بیٹھنا اور اس کا دھیان رکھنا تو بڑا ضروری ہے ۔ لیکن اس حد تک تو نہیں ہونا چاہیے کہ صدر کا حکم بھی نہ مانا جائے ۔

جناب چیئرمین۔جی جناب تارڑ صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے ۔

جسٹس (ریٹائرڈ) محمد رفیق تارڑ ۔جناب والا! میری پینشن کا کیس میری ریٹائرمنٹ سے چھ مہینے پہلے وزارت قانون کو بھیج دیا گیا تھا ۔

جناب چیئرمین۔یہ تاریخ کیا ہے جی ؟

جسٹس(ریٹائرڈ) محمد رفیق تارڑ ۔یہ جون ۱۹۹۴ء کو بھیجا گیا تھا ۔ اور یکم نومبر ۹۴ء کو میں ریٹائر ہوا اور یہ کوئی سوا سال منسٹری آف لاء میں پڑا رہا ۔ سپریم کورٹ نے کوئی پندرہ ریمائنڈرز بھیجے' کسی کا کوئی جواب نہیں بھیجا گیا ۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ یہ مجھے کچھ ناپسند کرتے تھے ، میرے فیصلوں کی وجہ سے ' اور اس طرح ہوا ۔ پھر ultimatelyجب یہ ہوگیا اور صدر صاحب نے maximum کردی تو پھر اس میں اے جی پی آر نے cut لگا دیا ۔

جناب چیئرمین۔پھر cut لگا دیا ۔

جسٹس(ریٹائرڈ) محمد رفیق تارڑ ۔ہاں جی ۔

Mr. Chairman: I hope that this will not happen again. Next question No.42. Taj Haider Sahib.

42. * **Mr. Taj Haider:-** Will the Minister for Commerce be pleased to state :-

(a) whether it is a fact that the name of Pakistan has been deleted from the list of General System of Preference (GSP) countries; if so, its reason and its effect on the exports of our carpets and other handicrafts; and

(b) the measures being taken by the Government to bring Pakistan back on the GSP list?

Mr. M. Ishaq Dar :- (a) The name of Pakistan has not been deleted from any list of GSP countries. However, the Council of the European Union has adopted a new GSP scheme of inductrial products from 1st January, 1995. According to the modified scheme a new sector/country graduation criteria has been introduced which takes into account relative specialization of a country for a given export product weighted by the stage of development of that beneficiary country. In case of Pakistan, the Scheme envisages progressive reduction and eventual withdrawal of GSP facility in the next three years starting from January 1997, in case of textile sector (yarns, farbics including carpets) and leather and leather products (including leather garments).

2. The US Government has withdrawn GSP benefits in case of certain export categories of Pakistan's Surgical products, Sports goods and Handknotted Carpets from Ist July, 1996 on the charges of child/bonded labour and application of the Essential Services Act 1952 in a number of establishments in the country.

3. As regards the effects of the GSP withdrawal on Pakistan's exports of carpets and handicrafts, Pakistan would lose 50% of EU preferences in January, 1997 and its complete withdrawal in the year 1998. However, it is important to note that even after the withdrawal of GSP preferences on these items, the import of these items in EU market would still be allowed after the payment of a duty of 9 per cent. Of course, in carpet exports, our competitiveness *vis-a-vis* least developed countries such as Bangladesh and Nepal would be affected but our preferential access relative to some of our main competitors such as India and China would be unaffected as these countries will be simultaneously graduating out of this preferential scheme. In this backdrop it

is difficult to quantify, at this stage, the potential losses in exports of carpets and handicrafts due to introduction of the new scheme.

4. As regards the US, the carpet importers in the United States will have to pay up to 7% in custom tariffs on items such as surgical goods, sporting goods and hand-made carpets imported from Pakistan. This will imply that carpet exports worth nearly $38 million under US-GSP will be deprived of preferential tariff treatment and US importers will now have to pay duty on them. However, Pakistan may retain its share in the US market because of the consumer preferences in the US for the Pakistan carpets. Anyhow, it is difficult to determine at this stage the actual loss due to the US withdrawal of preferential tariffs.

(b) Our Diplomatic Mission and Commercial Section at Brussels were in constant touch with the European Union Headquarters and held continuous dialogue with the EU with a view to extending the Scheme. Since the new GSP Scheme was approved by the European Union Council, it could not be reversed.

As regards US, the Government of Pakistan adopted numerous measures to combat the problems of child/bonded labour. However, despite all the GOP efforts summarized below, the US has not changed its stance with the result that Pakistan had to lose preferential treatment in three specific export products namely surgical, sporting goods and handmade carpets. Following steps were taken in this regard :-

(i) It was decided by the previous Cabinet that exemption of EPZs from labour laws would be withdrawn by the year 2000.

(ii) Out of sixteen organizations to which the Essential Services

Act was extended, nine have been dropped and the Act is now applicable to seven organizations only.

(iii) Child Care Foundation has been established to address the problem of child labour in the country.

(iv) Export Promotion Bureau in collaboration with carpet manufacturers and exporters is giving final touches to the establishment of a Certification System for our hand-knotted carpets.

(v) Survery has been conducted in collaboration with ILO to assess the magintude of child labour in the country.

(vi) Active enforcement effort to combat the problem of the child labour is underway and the Provincial Governments have been directed to specifically ensure the strict implementation of child/bonded labour laws.

Mr.Chairman: Supplementary question.

جناب تاج حیدر۔ جناب چیئرمین! وزیر محترم نے بڑا تفصیلی جواب دیا ہے جس کے لئے میں انکا مشکور ہوں ۔ بہرحال اس سے جو تاثر ہے وہ تشویش کا نہیں ہے بلکہ تشفی کا ہے اور وہ بڑے اطمینان سے paragraph No.3 میں فرماتے ہیں کہ European Union کو جو exports ہیں اس میں India بھی GSP سے نکل رہا ہے ' لہذا ہمارا competition اس سے نہیں ہو سکے گا۔ لیکن بنگہ دیش اور نیپال GSP کے اوپر رہتے ہیں اور Indian Exports آج بھی اور آئندہ Europe کو بنگہ دیش اور نیپال کے through route ہوں گی اور ہماری ایکسپورٹس جو ہیں وہ کم ہو جائیں گی۔ بہر حال میرا جو ضمنی سوال ہے وہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی طرف جو ایکسپورٹس ہو رہی ہیں ان کی طرف ہے اور انہوں نے چائلڈ لیبر کا ایشو اٹھایا ہے' میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ یہ ہندوستان کی ایکسپورٹس بھی child labour based ہیں۔ کیا ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے ہندوستان پر اس قسم کی کوئی رکاوٹ لگائی ہے کہ ان کی پروڈکٹ child labour based ہونے کی وجہ سے امریکہ میں نہیں منگائی جا سکتیں۔

جناب چیئرمین - جی منسٹر صاحب -

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, according to our information relevant international agencies are also looking in India. India is also accused ,the only difference is India confessed that they have child problem and they gave last year a detailed phasing out programme. We also thought that it should be better to set up a child care foundation and I explained in an earlier question in the House that we are also trying but specific

detailed چائلڈ لیبر پرو پیگنڈہ ہے اس کا - انڈیا کے اوپر کوئی ایسی فلم نہیں بنی mainly جو
پروگرام بی بی سی میں دکھایا گیا ہے وہ پاکستان کے خلاف تھا

particularly in scandinavian countries and America, a general resentment was shown to buy Pakistani products which involve child labour, so we are taking necessary steps to counter the propaganda but as I confessed earlier the problem is there, sir.

جناب چیئرمین - جی جناب رضا ربانی صاحب

Mian Raza Rabbani: Sir, will the Minister be pleased to state the specific steps that the Government of Pakistan is taking to combat the propaganda of child labour against Pakistan on all International Fora.

Mr. Chairman: Yes Minister for Commerce.

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, I explained earlier few steps which we have taken like, we took a very strong stand in Singapur that the trade should not be linked with the labour problem which includes child labour obviously and we succeeded, so otherwise

اس کے جو

implications would have been very serious if we were not successful. I think that

was a good achievement then child care foundation, the mandatory education for the children involving the private sector and sending them they have gone as a delegation and explained to various quarters.

پھر یہ میں نے جو عرض کیا کہ پاکستان سے جو exports of shoes and things which is in quite heavy amount اس کی

compaign has been agreed that they will be compaigning in America particularly in United States that these products do not have any element of child labour, so Sir,

یہ سب تمام Steps جو ہیں۔ the Government is undertaking.

جناب چیئرمین ۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, essential Services Act, 16 organizations were set to be under the cover of this Act. Now out of those 16, 9 now have been exempted for the operation of this Act. Will the Minister tell us whether they are contemplating to exempt the remaining seven or not?

جناب چیئرمین ۔ جی

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, I think it would not be appropriate or in the national or the larger public interest to exempt those remaining nine. The list has already been reduced to a very realistic one and frankly, under the pressure of WTO and other conditionalities, it would not be appropriate to exempt the remaining seven.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: What will be the effect of not existing name on your exports, because United States has insisted to exempt them totally from the operation of essential services Act?

جناب چیئرمین ۔ جناب اسحاق ڈار

جناب محمد اسحاق ڈار ۔ جناب والا! اس کا جیسے میں نے عرض کیا کہ

even if we do not do it, I think we have established a principle and countries from South Asia including Australia supported us tremendously that the labour problem should not be linked with the trade. So we do not foresee that even if any such thing is pursued by United States, would have any adverse implication on any trade conditionalities on Pakistan, any more, I hope. So any way that is what our feeling is,

اگر ان کو جیسے یہ فرما رہے ہیں کہ اس کو نہ کریں تو Sir, I mean America itself is probably one of the countries who does not follow all the ILO conventions and they have signed one of the جناب والا ! everything, according to my information very less number of those conventions, میرا خیال ہے کہ اس سے ہماری ایکسپورٹس اور امپورٹس پر کوئی فرق نہیں پڑنا چاہئیے۔

جناب چیئرمین۔جی جناب حسین شاہ راشدی صاحب ۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ امریکہ اور مغربی ممالک کسی نہ کسی حیلے بہانے سے پاکستان پر sanctions عائد کرتے ہیں ۔ اس کے جواب میں کیا ہماری حکومت کے پاس کوئی زیر غور تجویز ہے کہ امریکہ پر بھی کوئی sanctions لگائے ۔

جناب چیئرمین۔ جی اسحاق ڈار صاحب ۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, word sanction is a very strong word, I would clarify that no sanctions have been imposed on Pakistan and I expalined earlier, due to the liberalization of tariff under the WTO after the GAT, the countries particularly western countries and the trading blocks like European Union. They have been attempting to find non tariff issues in order to hamper their import. We saw that there was anti damping duty on textile, there was a

quantitative restriction on rice around nine thousand tonne, we cannot export more than that to European Union. So Pakistan is not in a position to impose any sanction but also no sanctions were imposed on Pakistan.

جنابِ حسین شاہ راشدی۔ جناب والا! ابھی جناب وزیر صاحب نے بتایا کہ خود امریکہ میں آئی ایل او کے بہت سارے کنونشن ہیں جس پر دستخط نہیں کئے گئے ہیں' جب امریکہ اس بات کا مرتکب ہے تو کیا پاکستان حکومت ان پر کوئی پابندی عائد نہیں کر سکتی' جس طرح انہوں نے ہماری کارپٹ انڈسٹری پر child labour کے بہانے سے کی ہے۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, those which have not been signed by them, do not relate to child labour. Child labour has been taken as serious thing all over the world and as we also confessed that this thing should be eliminated and we have an aggressive programme to eliminate it. Their nature, which has not been signed, they claim that they have internal strong laws to protect those things. So I think it is a complete, detailed subject one needs to discuss. Sir, it takes hours.

جناب چیئرمین۔ جی راشدی صاحب۔

جنابِ حسین شاہ راشدی۔ تو کیا آپ یہ کہیں گے کہ حکومت پاکستان کا رویہ امریکہ کی طرف نہایت مودبانہ ہے۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: I would say on two way basis; respect others and we respect to be respected as well and have never compromised on self respect.

جناب چیئرمین۔ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔ آخری سوال کر لیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ ترقی پذیر

ممالک میں کم و بیش یہ child labour تقریباً ہر ملک میں ہے ، جہاں آبادی بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے ۔ کیا یہ پاکستان کی معیشت کے خلاف سازش نہیں ہے کہ پاکستان کو یورپین ممالک اور امریکہ نے ٹارگٹ بنایا ہے اور تمام دنیا کے اندر پروپیگنڈہ اس طرح سے کیا ہے کہ صرف پاکستان میں child labour ہوتا ہے ، باقی تمام دنیا child labour سے پاک ہے ۔ یہ ایسا نہیں ہے ۔ اس سازش کو ختم کرنے کے لئے ہماری حکومت کیا پالیسیاں ترتیب دے گی ۔

جناب چیئرمین ۔ جی اسحاق ڈار صاحب ۔

Mr. Muhammad Ishaq Dar: Sir, I have already said that some steps, we have taken to combat this particular thing but I must clarify sir, under-developed or developed countries have this problem also, western block, America or

لیکن I must clarify جناب والا ! in under developed اور developed countries میں یہ problem ہے ، ویسٹرن بلاک میں یا امریکہ میں یا جاپان میں جو developed nations ہیں ۔ یہ problem almost non presence ہے اس کی تو اس لئے the situation is entirely different.

جناب چیئرمین ۔ اگلا آخری سوال نمبر 43 ۔ جناب تاج حیدر صاحب ۔

43. * Mr. Taj Haider:- Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state :-

(a) the latest break-up of amounts received till 25th March, 1997 in the "QARZ UTARO MULK SANWARO" scheme of the Prime Minister as Donations, Qars-e-Hasna and Fixed Term Deposits, separately; and

(b) the comparison of returns announced on Fixed Term Deposits under this Scheme with the normal returns offered by commercial banks in Pakistan on Dollar Time Deposit Accounts of equal duration ?

Mr. Sartaj Aziz :- (a) Details as on 26-3-1997 are at Annex-I.

(b) Comparison of the returns is at Annex-II.

Annexe-I

NATIONAL DEBT RETIREMENT PROGRAMME
CUMULATIVE POSITION AS OF 26-3-1997

	Foreign Currency	Collections	Reported by Banks		
	U.S. $	P.ST.	D.M.	Conversion from Existing Foreign Currency Deposits	Local Currency Collections (Actual Receipts in SBP)
A. Donations	1,203,914	37,875	1,103	25,003,000	328,322,704
B. Qarz-e-Hasna	6,246,955	176,655	43,225		66,663,825
C. Profit Bearing Fixed Deposits					
2 Years	55,919,967	7,013,984	2,561,360	28,512,625	
3 Years	2,098,643	309,352	110,000		127,413,100
4 Years	2,905,000	26,000	—		
5 Years	30,390,147	1,098,321	961,300	—	
TOTAL :	98,764,626	8,662,187	3,676,988	53,515,625	522,399,629
Aggregate of A+B+C in US $	168,484,565				

(Excluding Local Cy. Collections).

Annex-II

COMPARISONS OF RETURNS ANNOUNCED ON FIXED TERM DEPOSITS UNDER NDRP WITH THE NORMAL RETURNS OFFERED BY COMMERCIAL BANKS IN PAKISTAN ON DOLLAR TIME DEPOSITS ACCOUNTS OF EQUAL DURATION

Term[1]	Return Announced under the Scheme	Return[1] offered Commercial Banks on 29th March, 1997	Return on Foreign Currency Bearer Certificates (FCBC)
2 Years	7.50%	7.4063%	
3 Years	8.00%	7.6563%	
4 Years	8.50%	7.9063%	
5 Years	9.00%	8.0313%	9%

(1) — Rates fixed on the prevailing LIBOR rate on day of deposit.
— Premature withdrawal permitted.

(1) ---- Rates fixed on the prevailing LIBOR rate on day of deposit.

---- Premature withdrawal permitted.

Encashment upto years

Before 2	No.
2 or more than 2 but less than 3	Only profit for 2 years at full rate

3 or more than 3 but less than 4	Only profit for 3 years at full rate
4 or more than 4 but less than 5	Only profit for 4 years at full rate

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال۔

جناب تاج حیدر۔ جناب والا! مجھے افسوس ہے کہ میرے سوال کے دو حصے اس میں سے حذف کر دیئے گئے ہیں ۔ وہ سوال کے اندر نہیں دیئے گئے ہیں۔ بہر حال میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ قرض اتارو سکیم کے تحت جو returns میں time deposits کے اوپر ۔ وہ ان normal returns سے کہیں زیادہ ہیں ۔ میرے سوال کا تیسرا حصہ یہ تھا جو کہ حذف کر دیا گیا ہے ۔ وہ وزیر موصوف سے یہ گزارش کی تھی کہ وہ یہ بتائیں کہ دنیا کے دوسرے ملکوں میں اور اس میں' میں نے گلف countries 'United States اور یورپ کا نام لیا تھا کہ کیا ڈالرز کے اوپر اتنے returns ہیں جو ہمارے قرض اتارو سکیم کے اندر لئے جا رہے ہیں ۔ میرے سوال کا چوتھا حصہ یہ تھا کہ ہم نے internal debt servicing کے اندر جو interest اس پر دیا ہے ۔ اس کا 96 بلین۔وہ 102 بلین ہے ۔باہر کے loan کے اوپر ہم نے صرف 28.6 بلین ادا کیا ہے' جبکہ قرض اتارو سکیم کا internal debt کے interest پر کیا اثر پڑے گا اگلے پانچ سال کے اندر۔ یہ میرے دو سوال تھے ۔ آپ اگر اجازت دیں اور کیونکہ یہ حذف کر دیئے گئے ہیں تو انہیں ضمنی سوال سمجھا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ جو حذف کر دیئے گئے ہیں ۔ وہ تو حذف ہو گئے جو آپ سوال کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کر لیں ۔

جناب تاج حیدر۔ جناب!حذف ہونے کی کوئی وجہ تو ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں وہ تو حذف ہو گئے ۔ آپ جو سوال کرنا چاہتے ہیں ' وہ کر لیں ۔

Mian Raza Rabbani: The Senator had framed a question and the Chairman is the only person to expunge it.

Mr. Chairman: The Chairman would have done. I am assuming that

the office has done this.

Mian Raza Rabbani: The reasons should be assigned.

Mr. Chairman: I am sure the reasons would be written, if not, I can look into it but normally once disallowed or change something .

تو چیئرمین نے ہی کیا ہو گا۔ I am assuming, office نے وجوہات لکھے ہوں گے اگر نہیں تو I can look into it. Normally once they dis-allow or change something میرے خیال میں طریقہ یہ ہوتا ہے۔

Mian Raza Rabbani: Normal practice is that the Senator is informed. That the question has been dis-allowed or part of the question has been dis-allowed on these grounds.

Mr. Chairman: Question has not been dis-allowed .

دیکھیں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ that the question has not been disallowed لیکن ان کی بات سے یہ لگتا ہے کہ انہوں نے شاید کوئی اور سوال بھی پوچھے تھے جو حذف کر دیئے گئے ہیں۔ that I am assuming , I will look into that. I am assuming this must have been done by the office.

(مداخلت)

جناب چیئرمین : بہر حال This can be looked into.

جناب تاج حیدر : جناب والا! ایک چیز جو نہیں پوچھی گئی تھی اس کا جواب دے دیا گیا یعنی جیسے bearer certificate کے اوپر کیونکہ وہ comparable تھا۔ time deposit and 9% return اور bearer certificate جیسا کہ بتایا کہ وہ ایک فارن ایکسچینج کی گورنمنٹ سکیم ہے۔ بہر حال میرا سوال یہ ہے کہ اس سے جو ہمارے internal debt servicing میں جس پر ہم نے ۱۹۹۶ء میں ۱۲۰ بلین interest pay کیا ہے۔ قرض اتارو سکیم کی وجہ سے یہ interest کی رقم کتنی بڑھ جائے گی۔

جناب چیئرمین : جی جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین! پہلے تو ان کا یہ بیان کہ کہیں زیادہ ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ دو سال کا آپ دیکھیں 7.5 and 7.4 ، تین سال کا 7.985 and 8.00 چار سال کا 8.50 and 7.906 ہے اور ۵ سال کا 8.0312 and 9.00 ہے۔ اس میں بنیا دی بات یہ ہے کہ جو اس وقت fixed deposits ہیں۔ اس میں

They can be withdrawn at any time even it is deposited for two or three years. That facility we have withdrawn because our purpose is that whatever funds we received now, they should be held at least for two years because we think in this period we will be able to increase production and increase exports. So to that extend by withdrawing that facility they can not be cashed to that extent, I think to achieve an advantage for which, just like increase in the rate is to be justified. Secondly, as far as, the incident of those taxes is concerned, is obvious that if we are supposing now two hundred million dollars at 7% or 8% can easily be calculated an addition to 14 million which is right now almost 2.4 billion. So this time the debt servicing is not the major problem on these loans. The all time accumulated debts of 24 , 25 billion which is long term foreign assistance which is at an average interest rate of three and a half to 4%, government to government or international debts from multi national agencies, is no longer available. Now we are borrowing commercially and these rates are commercially comparable but for the fact they left a poor reserve, we won't have to do this but we have achieved two hundred million dollars which is quite a decent amount in terms of, for example in one year a short term debt servicing is about 400 million. This covers about half of that and to that extent it is a very beneficial scene to give us the time period till we can increase the ....

(interruption)

جناب چیئرمین : جی جناب تاج حیدر صاحب۔

Mr. Taj Haider: It is basically an exercise reducing the balance of payment and increasing the result and not really exercise in reducing the debts. (2) Sir, I wish to submit to him that Nationalized Commercial Banks are offering only 6% on five years time deposit i.e the information that I have got from Habib Bank, National Bank, and United Bank. 6% rate of return on five years fixed deposit.

جناب سرتاج عزیز: یہ liber کے relation سے ہے۔ جس پر ہماری اطلاع کے مطابق
The five years deposit attract, they offer 8%.

جناب چیئرمین : جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ گورنمنٹ کی جو سکیم تھی basically اس میں ان کا زیادہ زور donations اور قرض حسنہ پر تھا۔ ابھی ۲۰۰ ملین کی fixed deposit collect کرنا، میں نہیں سمجھتا کہ اس سے کسی طور پر بھی حکومت کی جو سکیم ہے وہ کامیاب سمجھی جائے گی۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ایک تو مجھے یہ بتائیں کہ expectation گورنمنٹ کی کتنی تھی، کہ کتنی raise کریں گے۔ دوسری یہ، یہ نہیں سمجھتے کہ donation اور قرض حسنہ میں جو amount collect ہوا ہے وہ بہت ہی miserably figures low ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ میں ان سے agree نہیں کرتا۔ ان کو اگر اپنا وقت یاد ہو کہ 50,50 ملین ڈالر کے قرضے حاصل کرنے کے لئے کتنے پاپڑ بیلتے تھے اور وہ کس ریٹ پر لیتے تھے تو ان کو پتا لگے کہ یہ 200 ملین جس طریقے سے آیا ہے، لوگوں نے جو جذبہ دکھایا ہے یہ جو ایک نئی سیاسی فضا پیدا ہوئی ہے اس کی عکاسی کرتی ہے اور یہ ابھی جاری عمل ہے۔ یعنی یہ ختم

نہیں ہوا اس کا کچھ حصہ ان figures میں reflected نہیں ہے ، بہت سے لوگ جنہوں نے ایک ہزار ڈالر دیے ہیں وہ remitters کی شکل میں دیے ہیں۔ اور ہماری remitters کی جو monthly رفتار ہے ، وہ 20 ملین ڈالر کے حساب سے پچھلے مہینہ کے مقابلے میں زیادہ تھی ، یعنی annual اگر 1.4 ملین ڈالر remitters کے ذریعے آتے ہیں اور اس کا monthly ریٹ 120 ملین ڈالر بنتا ہے تو اس مہینے میں 140 ملین ڈالر آیا ہے ۔ تو کچھ اس میں reflected ہے ، اور اس میں خاص طور پر ہماری امریکہ کی branches جو ہیں اس میں بتدریج بہت اضافہ ہو رہا ہے۔یہ اسکیم بہت کامیاب اسکیم ہے اور بجائے اس کے کہ وہ appreciate کریں ، انہیں ایسی بات نہیں کرنی چاہیئے۔

(اس موقع پر ہاؤس میں اذان کی آواز سنائی دی)

Mr. Chairman: So the question hour is continued, we adjourn the House for 15 minutes.

(The House adjourned for prayers)

(وقفہ نماز کے بعد دوبارہ اجلاس جناب چیئرمین جناب وسیم سجاد کی صدارت میں شروع ہوا)

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین ۔ جی اٹارنی جنرل صاحب میرے خیال میں before you say something پہلے میں رخصت کی درخواستیں پڑھ لوں۔

ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 7 اپریل کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ حاجی دلاور خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج 7 اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ سر انجام خان نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 3 اور 7 اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیاآپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ اقبال ظفر جھگڑا صاحب سرکاری وفد کے ساتھ ملک سے باہر چلے گئے ہیں۔ انہوں نے 7 سے 28 اپریل تک رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ پرویز رشید صاحب 4 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے۔ انہوں نے اس دن کی رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ اعتزاز احسن صاحب نے 7 تا 16 اپریل کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: واجد سلطان صاحب ایک تا 4 اپریل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے۔ ان دنوں کے لئے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ خان عباس سرفراز صاحب 4 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں سکے۔ انہوں نے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جمیل الدین عالی صاحب نے 7 اور 8 اپریل کے لئے رخصت کی درخواست ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ احسان الحق پراچہ صاحب 3 اور 4 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں

کرسکے ' ان تاریخوں کے لئے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ اسلام الدین شیخ صاحب ' 4 اپریل کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے' رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ عابدحسین الحسینی صاحب ' 4 تا 11 اپریل کے لئے انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ الیاس بلور صاحب 7 اپریل تا حالیہ مکمل اجلاس انہوں نے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جی جناب اٹارنی جنرل صاحب۔

POINT OF ORDER.

Re: The production order of the Chairman

Mr. Attorney General: Mr. Chairman sir, it has taken a little time. I have got these documents in compliance with your orders and give a copy of these documents to you sir and some body will take these documents.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Attorney General: Now the first document at Page 1. This is the Production Order dated 10th May, 1994 sent by the Secretary General, Senate by order of the Chairman Senate to the Chief Secretary, Government of Sindh,

Karachi requiring the Chief Secretary, Government of Sindh to cause the production of senator Aftab Ahmed Sheikh and Mrs. Nasreen Jalil before the Sergeant-at-Arms at Islamabad during the 51st Session of the Senate. No action seems to have been taken on that Production Order. Then there is a document dated 12th July, 1994 this is at Page.2. Now it is an order passed by the Special Court No. 1 Suppression of Terrorists Activities, Hyderabad in which it is said" copy alongwith copy of application made by the SPC and order thereon forwarded with compliance to the Secretary, Home Department, Government of Sindh, Karachi for information."

Copy along with a copy of application made by the SPC and order thereon forwarded with compliance Superintendent, Central Prison, Karachi for immediate action.

Now this is an order by the Special Court No. 1 Suppression of Terrorists Activities, Hyderabad. at Page 3. There is an application and it is addressed to the Judge Special Court. No. 1 SPA Hyderabad, signed by Aftab Ahmed Sheikh and to say it is prayed that the Session of the Senate has been called from 22nd February, 1995, 10:00 A.M. in Islamabad. Production letter under Rule 72 (a) of the Rules of Procedure and Conduct of Business, Senate has been received requiring the attendance of the above named accused person in the said Session. Provincial Government/Administration may kindly be directed to make necessary arrangements for Air Travel, under Squad, to enable the above named Senator to be present in the said Session on the date mentioned above at Islamabad. This is without prejudice of the contention of the applicant that the Production letter of the Chairman is sufficient and final and courts permission is not required. Yes, but being a lawyer, he says this is without prejudice but

without prejudice or with prejudice, the order is nevertheless passed on 19th February, 1995. This is at Page 4, sir, order; allowed and this is of course on his application dated 19th February, which I have just read out. Allowed, let local administration be informed for necessary arrangements, for the request made by the accused. This is signed by the Judge Special Court No.1 SPA Hyderabad.

For this, again by permission of the Court not in compliance with the Honourable House's direction, Chairman's direction, next Page-5, in the Court of Session Judge, Hyderabad another order. Aftab Ahmed Sheikh's order without going into the merits of the present application, the interim relief is granted to the petitioner to enable him to attend the Senate Session on 22nd February, 1995 at Parliament House Islamabad, signed by Special Court No.1, S.T.A. Hyderabad. Next Page-6, this is an application, I think the kind of application to which the Senator Aftab Ahmed Sheikh referred. This is purported to the honourable Judge Special Court Hyderabad through the Superintendent Central prison Hyderabad. Subject, attending of Senate Session at Islamabad from 15th May, 1995. Now the contents make this appeal, " it is informed that I have to attend the session which has to commence from 15th May, 1995 at 1700 hours at the Parliament House, Islamabad. It is, therefore, requested that proper arrangements for shifting to Islamabad may please be made on the above date." Now Aftab Ahmed Sheikh, being a lawyer of concerning, I would not expect him to address the Court in need sir, it is informed that I have to attend, however, any privilege indoctrinated in search wing courtesies and whatever at Court like this. Page-7 is the order application, allowed, let local administration be informed for necessary arrangements for the request made by the accused, signed by the Judge Special Court No.1, S.T.A. Hyderabad. Another similar application at P-8,

honourable Judge Special Court No.1, S.T.A. Hyderabad to the Superintendent, Central Prison, Hyderabad similar sentence;" it is to inform that I have to attend the Senate Session from the 21st September, at Islamabad. I intend to accompany my ailing wifc, spinal cord dislocation problem and feel convenient if arrangements are made for our travel by air from Hyderabad to Karachi to flight number so and so, on Wednesday the 20th September, and from Karachi to Islamabad on the same day. Kindly arrange for my shifting bail" question is not being sort from the Court that he be allowed to go and attend if the case of request for shifting from one state of custody to another. At P-9 is the order that the 20th September, 1995 application, " allowed, let local administration be informed for necessary arrangements, for the request made by the accused," signed by the Special Court, S.T.A. At P-10, there is another production order, similar order requiring Senator Aftab Ahmed Sheikh to be sent here and this is by order of the Chairman and that is 30th January, 1996.

Now nothing seems to have been on this also. A production order without effect. At page 11, there is a directive from the Government of Sindh, Home Department dated 3rd March, 1996, to the Inspector General of Prisons, Sindh, Camp Office at Karachi. " It has been informed by the Senate Secretariat that the Senate has been summoned to meet at 5 p.m. on Monday the 4th March, 1996 at the Parliament House, Islamabad. Desiring further that Senator Aftab Ahmed Shiekh and Mrs. Nasreen Jaleel under trial prisoners be produced in the said session. You are, therefore, advised---" Inspector General, Prisons is being advised that necessary arrangements be made for the production of both the above said Senators in the said Senate session, provided they get necessary permission from the concerned trial courts in this behalf. So, there is no question

of the compliance of the production order made by the learned Chairman, Senate. Now, these are the documents and it is for you sir, to give a finding.

Mr. Chairman: What finding, if Mr. Aftab Sheikh says that I have written this and not that, I have to accept what he says as opposed to what a Section Officer or Superintendent Jail says. So, as far as I am concerned, I will go by the word of Senator Aftab Ahmed Sheikh as to what are the actual facts.

Mr. Attorney General: Sir, apart from that perhaps, the contention which he raised the other day, is also borne out from these applications at page 6 and because the words at the top, The Honourable Judge, Special Court, Hyderabad, are not in line with the words the Superintendent, Central Prisons, Hyderabad. So, this is, as far as the documents are concerned.

Now, I know that there is a ruling and that has been referred to again and again, ruling by you sir, in the context of Rule 72(a). Now, what does it lay down. It lays down as follows.

Rule 72(a). "Production of a member in custody for a sitting of the Senate, for meeting of a Committee. The Chairman or a Chairman of a Committee may summon a member in custody on the charge of any offence or under any law relating to preventive detention, to attend a sitting or sittings of the Senate or meeting of a Committee of which he is a member, if he considers his presence necessary-- if he considers his presence necessary."

Sir, Rule 2, is entirely procedural and I don't want to impose on your kindness, reading it out will be a waste of time. Now, there can of course, be no doubt, any manner of doubt about the fact that rule 72(a), confers no right, no privilege, on any member of the House. This rule confers a power. A

discretionary power on the Chairman Senate, to make such an order if he considers the presence of a particular member in the House necessary. Therefore, sir, it seems to me obvious that the learned Chairman is not expected by this rule to pass a mechanical order, an order in a mechanical manner. He has to apply his mind. He must come to the definite conclusion that the presence of a given member is necessary in the House. Now the presence of a given member in a session of the Senate must be found to be necessary. There is, of course, that authority which has been referred to earlier ,PLD 1992 Karachi 430 which says, 'it confers the discretion on the Chairman which, as I have already submitted, has to be exercised keeping in mind all the relevant aspects of each case'. Now sir, I do submit for your consideration several points, five or six reasons why in this particular case this discretionary power cannot fairly be used:

The first and, in my humble submission, very important reason is that we cannot afford that , let us say your honour cannot afford to ignore the repeated allegations of Mohtarma Benazir Bhutto, the former Prime Minister and her husband Mr. Asif Zardari, repeated allegations that there was a conspiracy to murder Murtaza Bhutto. Therefore, sir, I submit that it is not in the interest of Mr. Asif Zardari himself nor will it be in the interest of the government to be directed or to be requested to produce him, expose him to unnecessary risks. These may be true allegations for all we know, we don't know but allegations are there and we have to take them seriously.

Mr. Chairman: But can I take into account this fact when the requirement is,

کہ necessary ہے کہ نہیں -

Mr. Attorney General: I beg your pardon, sir.

Mr. Chairman: The requirement for my order is that I have to determine whether his presence is necessary.

Mr. Attorney General: That is important, sir.

Mr. Chairman: Now in considering whether it is necessary, can I take into account the security aspect.

یعنی if it is necessary, it is necessary - کیونکہ security aspect تو اور چیز ہو گی-

Mr. Attorney General: If it is in the first instance found necessary. Even if it is found necessary in the alternative, I am submitting that we would request that even if it is found necessary, the order may not be made because we would request you not to expose the person and the government to such grave risk. It is a request in the alternative.

The second submission is that this Rule 72(a) confers power on the honourable Chairman of the Senate to require the production of a member, existing member, he must be a member at the moment when the honourable Chairman makes a production order. It is wholely relevant why he is not a member but he has to be a member before the honourable Chairman makes an order for his production. Therefore, a person who is not a member and nobody is a member unless he has made oath given in the relevant Schedule. So he is not a member because he has not made oath and therefore honourable Chairman has no power to make any order for production under Rule 72(a).

Three, the former government, as these documents have shown, totally defied production orders in many cases and thereby I submit committed serious contempt of this House and of the Chairman and the law is well settled that

unless contempt is purged, the contemner is not entitled to any discretionary relief or order of any kind. Here kindly permit me to read a few passages from some relevant works; one is" Practice and Procedure of Parliament" by M.N. Kaul and it says at page 222; ' disobedience to the orders of the House, whether such orders are of general application or acquire a particular individual to do or abstain from doing a particular act is a contempt of the House'. Then further on, to prevent, delay, obstruct or interfere with the execution of the orders of the House or a Committee thereof is also a contempt of the House. At page 941, it has been stated; 'whether the issue of a breach of the privilege of one House' and this is very important sir noteworthy, ' whether the issue of a breach of the privilege of one House can be raised in and adjudicated by a succeeding House', it is ,of course, the same House but even if it were another, ' where the issue of a breach of the privilege of one House can be raised in and adjudicated by a succeeding House, whether either House of Parliament possesses an unlimited power of punishing a member by expulsion and also committing him to prison for breach of its privileges or contempt of the House' These questions were raised and the Committee considered the legal opinion and came to the conclusion that the dissolution of Lok Sabha does imply discontinuity of the institution of Parliament. This is at page 945 of this book.

Mian Raza Rabbani: What is the volume?

جناب چیئرمین۔ جی volume کونسا ہے۔

Mr. Attorney General: This is only one book, there is no volume.

جناب یہ کسی نے لکھ کر نہیں دیا۔ یہ printed ہے۔ اس میں plainly کوئی ایڈیشن لکھا ہوا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی volume کونسا ہے۔

Mr. Attorney General: This is only one book , there is no volume.

جناب یہ کسی نے لکھ کر نہیں دیا ۔ یہ printed ہے۔ اس میں plainly کوئی ایڈیشن لکھا ہوا نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Obviously

ابھی نہیں ہے and I will ask him to give it to you

(Interruption)

Mr. Attorney General: Some lesser Advocates naturally will make such allegations, it seems to me , but I don't take any notes from the Law Secretary, I assure this learned House. Then there is the second book that I want to refer to is " Salsbury Laws of England " and without their having asked, I will tell you sir, its Volume is 34 because there are volumes.

جناب چیئرمین۔ اس کا بھی تو کوئی Edition ہو گا۔

Mr. Attorney General: Para------

جناب چیئرمین۔ جی ایڈیشن ہے آپ کے پاس۔

جناب اٹارنی جنرل۔ اس میں جناب ایڈیشن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو یہ پتا کر کے بتا دیں۔

Mr. Attorney General: I will bring the Edition. I did not realise. I should have realised it. I will bring the relevant edition. Power to commit for contempt. Each House of Parliament has power to commit to prison persons in contempt of the House concerned.

Then in para 1498. " The most recent practice was for the commons to commit during pleasure untill the offender had expressed confession for his

offences or the House was satisfied upon Motion that it was proper to release him." Then at page 608, para 1500;" The Power of both Houses of Parliament to punish for contempt in a general power similar to that possessed by the Courts of Law. Power of both Houses of Parliament to punish for contempt in a general power similar to that possessed by the Superior Courts of Law and is not restricted to the punishment of breaches of their acknowledged privileges."

Then Salsbury's Laws of England, Volume 9, para 106." The general rule is that a party in contempt cannot be heard or take proceedings in the same cause until he has purged his contempt." So, there is no doubt that contempt was committed when the orders were resisted, orders of the Chairman, the Production Orders, there is no doubt contempt was committed and therefore, the Laws firmly established that unless the contempt is purged, the concerned cannot ask for any release. What is question, question?

Mr. Chairman: Question means that they are not agreeing with you. When he says question, it means he is not agreeing with you. So, if you now say question, it means you are not agreeing with him.

Mr. Attorney General: Quite right. Now, it was contended the other day by the honourable Leader of the Opposition that no contempt was committed by Mr. Zardari personally and therefore, he cannot be settled with any such liability. This contention has to be answered.

Now, these Parliamentarians, honourable Senators surely know that it is a case when a whole Government resists an order, flouts an order, it is a case of collective responsibility of that Government and after all the honourable Leader of the Opposition was not acting here in his own cause. He was not acting or

speaking here as a Counsel for Mr. Zardari either. He was speaking here for a party which was in Government and which had flouted that order.

Now, the former Government totally defied your directions and Production Orders in case of Senator Aftab Ahmed Sheikh and some other Senators and sir, the rule governing exercise of discretionary powers is that those who seek equity, not do equity and conversely, those who do not do equity are not entitled to seek equity. The matter also comes within the mischief of the doctrine of stopple by conduct. Besides, the law is well established also in the context of discretionary writs in the superior courts that if the writ applied is not likely to serve any useful purpose and may be set at knot, why he is not executing any action. The court will reject an application for a writ on that also. There is a lot of cases, laws on the subject such as AIR 1953,121, AIR 1967 Madras, 299 AIR 1968 Madhia Perdesh 29.

This sir, concludes my submissions on oath questions, why your honour cannot make and ought not to make this production order in this respect. Thank you, sir.

Mr. Chairman: Raza Rabbani Sahib would you please say something?

(Interruption)

Mr. Attorney Genral: Sir, I cannot in law make an order.

Mian Raza Rabbani: Sir, I will be very brief. I would just like to make one or two factual submissions on what has been said by the learned Attorney General and, in fact, I was expecting a lot of fire works from the Attorney General but then it seems that he played a similar role, as he did in the

petition before the Supreme Court where I think he denuded the government exchequer by about 50 lacs and made only one solitary appearance and said that I adopt the arguments of, now, advisor for law. But nonetheless forgetting that and coming to the fact.

Mr. Chairman: You may ask question on this.

Mian Raza Rabbani: Sir, coming to the factual aspect of the matter.

Mr. Chairamn: Three points have been raised.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am coming to all of those, sir. As far as, citations and all that he has given, till such time that he does not give us the edition, we would have to see in what context it has been said.

Mr. Chairman: Basically, there are three points.

Mian Raza Rabbani: Sir, just a minute please. Sir, if you just bear with me for two or three minutes.

Mr. Chairman: Yes, please.

Mian Raza Rabbani: Sir, first of all the perspective has to be put straight.

No. 1 is the question and here again, with great respect for Senator Aftab Sheikh, I would not like whatever I am to say now to be taken by him in another light but since the facts have been brought up, therefore, it is necessary for me to set the record straight as it was at that time according to us.

No. 2 is the perception which has been created that the government at that time or our government defied the orders of the Chairman Senate or the

Speaker of the National Assembly and did not comply with the orders that were issued. Now these are two essential points on which I would like to address myself very briefly.

Firstly, with reference to the number of applications which I have just taken note of, I have not been able to go through them. But in application No.3 it has been said that the honourable Senator has written without prejudice to my position. Then coming to application No.6 which seems to be the actual bone of contention in which he has written through the Superintendent of jail and this is an application which probably, if I remember correctly, dates to 14th or 13th of May. I would now like to draw your attention to the verbatim record of the procedings of the Senate of Monday, May the 15th, 1995 that is the 56th Session of the Senate.

جناب چیئرمین۔یہ درخواست ۲۳ مئی کی ہے۔یہ صفحہ ۶ پر ہے۔

میاں رضا ربانی ۔جی ہاں جناب ۲۲ مئی کو انہوں نے دی ہے۔ لیکن اس کا قصہ جو ہے وہ شروع ہوتا ہے۔

15th of May 1995 and it works upto 23rd May, but, starts from the 15th May, 1995 in the 56th Session, you would recall and the record would bear witness that the honourable Senator, while levelling the allegation said that he was not aware of this fact till such time when he was freed on parole by the present Government and then this matter came within his notice and that is when the honourable Chairman remarked that 'yes' I was also given to understand that you were being produced on my orders and not on court orders. So I would like you sir, with greatest of respect and humility at my command, to bear these facts as mentioned in mind when I take you through the verbatim of these two or three

days. Now this is the verbatim of Monday, 15th May, 1995, 56th Session. The Session started with the recitation of the Holy Quran, you were in the Chair and at page No.3 of the verbatim it is Syed Ishtiaq Azhar who says,

جناب چیئرمین ! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایم کیو ایم کے تین اسیر سینیٹرز کے واسطے رول (72(a بنا تھا ۔ آج اس اجلاس میں مجھے اور سینیٹر نسرین جلیل صاحبہ کو لایا گیا ہے لیکن جناب آفتاب شیخ صاحب کو نہیں لایا گیا اور میری اطلاع یہ ہے کہ ان کو یہ کہا گیا ہے کہ آپ نے جو رٹ دائر کی ہے وہ واپس لے لیں۔ اور یہاں سینٹ میں کوئی صدارتی خطاب پر vote of thanks ہے اس میں جو ترمیم دی ہے، وہ واپس لے لیں تو پھر آپ کو لے جائیں گے ۔ اور یہی واقعہ نہیں ہے اس سے پہلے بھی مجھ کو Establishment کی ایک میٹنگ میں نہیں لایا گیا اور اسی طرح Establishment کی ایک میٹنگ میں لاہور میں نہیں لایا گیا ۔ اور آفتاب احمد شیخ کو بھی تین مرتبہ اسلام آباد میں ہونے والی مختلف کمیٹیوں کی میٹنگز میں نہیں لایا گیا ۔ حالانکہ آپ کی تفصیلی رولنگ موجود ہے ۔ میں اس معاملے میں protest کرنا چاہتا ہوں اور علامتی واک آؤٹ کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ جی سینیٹر آفتاب احمد شیخ اور سینیٹر سعید قادر کو نہیں لایا گیا۔

So what do you have to say on that? and then it is Mian Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani : Sir, as far as the question of Senator Aftab Sheikh is concerned, you told me about that I have said that since, now this is the relevant part to the two portions that I had referred to earlier, sir as far as the question of Senator Aftab Sheikh is concerned, you had told me about that I had said that since two Senators have been produced on court's orders. So I had explicitly made it clear to you at that time, since the two Senators have been produced on court orders, I do not see why there should be any problem, Mr. Chairman, you see as far as, we are concerned, the ruling of the Chair is very clear. The rules of the House are very clear and I think you are violating the rules

as well as the Constitution by not bringing the Senators for the Session. So our position and the position of this House is very clear on this. Sir, the position of the Government is also abundantly clear but I would not like to, Mr. Chairman, I think the position of the Government should become irrelevant after the Chairman has given his ruling. The Government should submit to the ruling of the Chair and controversies should end after the Chair has given its ruling.

Mr. Chairman sir ! The point is this that I have stated this on a number of occasions that the Government has the greatest respect and regard for the ruling that has been given by the Chair but there are certain technical difficulties. There is no denial of implementing the judgement or there is no refusal of implementing the judgement but there are certain technical difficulties that are following in the way of the Government and as I had assured you on telephone that I find no plausible reason why Senator Aftab Sheikh has not been produced when the two other Senators have been produced and I have also told you that I will get back to you tomorrow on this question. As far as the question of ruling is concerned, I would not like to go into it right now because I think today the matter of Charar Sharif is being debated. Now sir, from this I would take you to Thursday, May the 18th, 1995; and that is the 56th Session of the Senate. Sir the relevant portion is at page-2, now, here I would like you to bear in mind what the honourable Senator had said ,that it was only after he was released that he came to know that this is taking place. It is further written in the portion, as said by honourable Raja Sahib:

جناب چیئرمین ! اسیر ارکان کی حاضری کے بارے میں ہر روز یہاں سوال اٹھتا ہے اور ہر بار ہم اس امید میں رہتے ہیں کہ حکومت سے کئے گئے مطالبات ، وہ ان کو لائیں گے ، تو ابھی تھوڑی دیر پہلے میری بات ہوئی آفتاب شیخ صاحب کے ساتھ اور وہ ابھی تک وہیں ہیں اور کوئی movement نہیں

ہوئی۔ ایک تو یہ بات اور دوسری جو اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ بات ہے وہ یہ تھی کہ جو document سینیٹر نسرین جلیل صاحبہ نے sign کیا ' یا سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل کراچی کو اشتیاق اطہر صاحب نے کہا اس کی نقل بھی ہمارے پاس موجود ہیں ۔ لیکن آفتاب شیخ صاحب نے یہ کہا ہے کہ جو document انہیں دیا گیا ہے کہ یہ ان دو سینیٹرز نے sign کئے ہیں اس کے اوپر عنوان میں تبدیلی کر دی گئی ہے اور اس کے اوپر لکھ دیا گیا ہے To the honourable Judge Special Court تاکہ ریکارڈ کے اندر یہ رہے اور کل وہ پیش کر سکیں کہ انہوں نے اس پر دستخط کئے تھے۔ میں اس کی کاپی حاصل کرنے کی بھی کوشش کر رہا ہوں اگر یہ بات ہے تو انتہائی قابل افسوس بات ہے یعنی انہیں دو دفعہ یہ کہا گیا ہے' آفتاب شیخ صاحب کی طرف سے کہ درخواست لکھ کر Sign کریں اور ان کو copies دی جائیں ۔ ان دو سینیٹرز نے sign کئے ہیں اور ان کا عنوان جج صاحب کی طرف ہے حالانکہ انہوں نے جو Sign کر دیئے ہیں وہ سپرنٹنڈنٹ جیل صاحب کی طرف ہیں۔

اس پر چیئرمین صاحب نے فرمایا So this question was raised by Raja sahib, کہ راجہ صاحب آپ جانتے ہیں ۔

because Sir, I would not like to go into details. If you would... No... I will read this, what I am saying is I am just trying to refresh your memory and I am sure you would recall that prior to this, when this matter, if you would recall, was raised by Senator Nasreen Jalil in your chamber, she was sitting in your chamber and I remember I walked in to discuss with you the business of the House while this was being discussed between you and her and you brought it to my notice at that time. After that Senator Jalil departed and then yourself and myself , we had a conversation and I think you would recall that conversation.

جناب چیئرمین ۔ نہیں مجھے تو یاد نہیں ۔ What is the point that you are trying to make?

Mian Raza Rabbani: Sir the point that I am making over here is that there were two essential arguments that were raised at that time and they

were raised by the honourable Senator Aftab Sheikh, No.(i) that the Government was flouting the orders in terms of their production. (ii) that the government had committed forgery. (iii) that the Chairman was misled to believe that the government was producing the Senator on his orders of production whereas, in actual, an act of forgery was being committed and they were being produced on the orders of the court. Now when this was brought to the notice of the honourable Chairman on the floor of the House at the time of arguments, you then reacted and said, 'yes', I was also under this impression and if an act of forgery has been committed and if you have come to know subsequent to your release that this is being done and if I was misled into believing that you are being produced on my orders whereas in actual fact the situation was totally to the contrary, then I have to go into this matter and that is when the question of the Attorney General came up and you directed the Attorney General to bring the record in the House so that you could satisfy yourself, whether these allegations that had been levelled by the honourable Senator, were correct or incorrect and from that flowed your contention that if that be the case then would it be a fit and proper case, for me to exercise my discretion for a government which has misled. So, my point in bringing the verbatim and if you allow me to read on its not very much. They are just short sentences and I think it will satisfy you.

جناب چیئرمین۔ جو بنیادی بات ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب! بنیادی بات ہے۔ اگر آپ نہیں چاہتے کہ میں پڑھوں تو میں صرف آپ کو pages لکھوا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جناب! I am just saying- کہ بھئی اصل بات کیا ہے ۔ جناب آفتاب احمد شیخ صاحب نے یہ بات کہی ہے کہ میں نے جو درخواست دی تھی اس کو forgery کر

کے ' اس پر دستخط لے لئے گئے ۔

میاں رضا ربانی۔جناب والا! میں آپ سے یہی عرض کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ وہ بات تو fact ہے کہ آفتاب صاحب کہہ رہے ہیں تو ان کو دکھا دیتے ہیں کہ یہ forgery ہے کہ نہیں۔

میاں رضا ربانی۔جناب! میں آپ سے یہی بات عرض کر رہا ہوں کہ یہی بات آفتاب احمد صاحب کی اور دوسرے دو سینیٹرز کی بات 56 ویں اجلاس میں اٹھی ۔

جناب چیئرمین ۔ forgery پر ۔

میاں رضا ربانی۔جناب! forgery کی بات ہو رہی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا جی ۔پھر اس کا کیا ہوا۔

میاں رضا ربانی۔جناب! راجہ صاحب نے یہ بات کہی ۔ میں جو دلائل دے رہا ہوں کہ راجہ صاحب نے پہلے یہ بات اٹھائی ۔

جناب چیئرمین۔پہلی بات تو یہ ہے ۔ do you concede کہ forgery ہوئی ہے ۔ نہیں ہوئی۔

میاں رضا ربانی۔جناب! میں آپ سے یہی عرض کر رہا ہوں کہ آپ کے ساتھ نہایت ادب کے ساتھ معزز سینیٹر صاحب کو یہ غلط بیانی کے الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہتا if you like you can expunge them but I have no other way of expressing myself لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو فاضل سینیٹر صاحب نے بات کہی ' یوں سمجھ لیں کہ وہ درست نہیں ہےکیونکہ یہی بات 56 ویں اجلاس میں اٹھی ۔ انہوں نے پہلی بات یہ فرمائی کہ مجھے اور دوسرے سینیٹرز کو اس کا علم ہوا جب ہم release ہوئے ۔ یہ بات ان کے ریکارڈ سے درست نہیں ہوئی کہ جب وہ release ہوئے تو ان کو اس بات کا علم ہوا کیونکہ راجہ صاحب نے یہ بات یہاں پر اٹھائی ۔ جناب چیئرمین صاحب! اس کے بعد غالباً 21 کی ہے ۔ میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں ۔جناب والا! 24مئی کی جو debate ہے ۔ اس میں معزز سینیٹر یہاں پر موجود تھے اور اس میں انہوں نے خود اس بات کو اٹھایا اور خود پوری detail یہ ہیں۔ جناب آفتاب شیخ نے اس بات کو اٹھایا صفحہ ۲

کے اوپر اور پوری details دیں کہ جناب مجھ پر پریشر ڈالا گیا کہ آپ اس کو sign کریں۔ ووٹ کے ذریعے لائیں۔ یہ کریں وہ کریں۔ یہ تمام تفصیلات انہوں نے دی ہیں اور کہا کہ اوپر اس کو super impose کیا گیا۔ میں ان کا نہایت مشکور ہوں۔ میں بھی اس verbatim میں تھا۔ اسی تقریر میں انہوں نے یہ کہا جو رول مجھے play کرنا چاہیئے تھا ان کو لانے کے لئے بلکہ جو الفاظ انہوں نے میرے لئے استعمال کئے مثلاً ایک عینکوں والا وزیر، اس میں انہوں نے کہا کہ جو رول ان کو play کرنا چاہیئے تھا انہوں نے وہ رول play کیا۔ جب آفتاب شیخ نے اپنی تقریر مکمل کی۔ جس طرح لیڈر آف دی ہاؤس نے اپنی تقریر مکمل کی۔ اس وقت بھی میں نے یہ کہا کہ یہ بات درست نہیں ہے کہ کسی قسم کی forgery کی گئی ہے اور میں یہاں پر وہ بات pattern lay down نہیں کرنا چاہتا جو follow کیا گیا ہے کیونکہ اس سے کچھ اس وقت سینیٹر آفتاب شیخ صاحب یہاں پر نہیں تھے۔ اشتیاق اظہر صاحب اور نسرین جلیل صاحبہ تھیں کیونکہ یہاں پر پھر کچھ سینیٹرز کی دل آزاری ہوگی لہذا اس بات کو فلور پر اگر نہ کھولیں تو بہتر ہے۔ یہ بات میں نے تب کہی اور جب معزز سینیٹر آفتاب شیخ یہاں پر آئے تو اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں صرف جو آخری ایک line ہے۔ میں نے پوری اس کو deny کرنے کے بعد، وہ جو یہ کہتے ہیں کہ جی آپ کو ہم نے mis-lead کیا۔ اس پر بھی میں نے جناب والا یہ عرض کیا تھا کہ

Senator Aftab Sheikh is present and that speaks for the respect that the government has for ruling of the Chair whether it is the National Assembly or the Senate and we are also satisfied that the procedure, and that we have always maintained, that would be necessary for implementation of the ruling, has been adhered to and the Senator today is present in the House. Thank you sir, and then the discussion goes on. Now the point is discussed that this was, this one particular Session. Now I have made this assertion twice, once I made it in the presence of the two honourable Senators Mr. Ishtiaq Azhar and Mrs. Nasreen Jalil that they were produced on court order, that when the honourable Senator was there I again made the assertion. There was no contradiction by them and then subseqeunt to this, this was a Session in May, subsequent to

this, they have been in the sessions of the Senate that have been held. Subsequent to this, there have been committee meetings in which they have been coming, they had this apprehension. They knew that... alright for the sake of argument, if the government was playing mischief, they were aware of it, in terms of Senator Nasreen Jalil and Mr. Ishtiaq Azhar. Why did not they bring it to your notice subsequently. Why did not they raise it subsequently in the House if their hands were clean. Why then they had not raised this matter subsequently that mischief is being played with us continuously but the point was that since the Goodies were being given in the shape of production they remained silent.

جناب چیئرمین : basic question یہ ہے کہ is it Goody or it is a privilege of the person himself اگر گڈی ہے تو پھر تو بات ختم ہو گئی ہے۔

Mian Raza Rabbani: That is a matter of speech.

Mr. Chairman: Is it a gift of the government?

Mian Raza Rabbani: I am not saying that it is the gift of the government. I am saying that since they are the beneficiaries.

جناب چیئرمین: بنیادی سوال تو پھر وہی آ گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر یہ رول حکومت کی صوابدید پر ہے تو پھر اور بات ہے۔ اگر چیئرمین کا اختیار ہے تو پھر اور بات ہے۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آپ سے وہ بات نہیں عرض کر رہا۔ میں تو اس بحث میں ابھی گیا ہی نہیں کہ حکومت کی صوابدید ہے یا چیئرمین کی صوابدید ہے اور نہ ہی میں اس بحث میں جاؤں گا بہرحال

I am not a XXXXXX like a lot of my friends who are here, the honouable Adviser of Law, I will not go into that question but the point that I am making

+ (XXXXX) The words expunged by the orders of the Chairman.

is that this is on the factual side , this is what I have stated. I placed the verbatim of this House before you and I would just like you to keep it in mind , without pressing it. I would just like you to keep it in mind while you apply your mind to the fact of what the order or what the ruling should be. The other point which I would like to clarify sir, which has repeatedly been said is that there was no denial by the government, that there was no refusal of the government to the effect that we will not give effect to Rule 72(a) or Rule 90 in the National Assembly. The position that was taken was that yes, if it is within the powers of the Federal Government, and I am on record, not once but I am on record times saying that if I can give effect to your ruling, I will produce them straight away. There was no refusal on our part. The question of contempt of the House or contempt of the ruling would arise if I were to have stood up and said that no, under no circumstances, I am going to produce the honourable Senators or the honourable MNAs but I have always maintained and this is a position which is on the record. This is not a new position that I am taking I am just explaining the position that we had taken at that time that there was no refusal on our part to implement. The only thing was that since the honourable Senators were at that time in the custody of the provincial government. Since they were under the custody of the Government of Sindh, and in the verbatim if you will find discussion on this. I have informed you that I am in touch and in fact, in one of the verbatims you have bailed me out yourself when Raja Sahib has raised this question which I was about to read but you stopped me, out and you said, yes I have spoken to Raza Rabbani, that is why we are late in coming to the House today because I have spoken to him, he is in touch with me, Government of Sindh, he is working on the modalities with them and he needs a little more

time, let us give him a little more time on which Raja Sahib has said, yes. So, sir, these were the two percetion on which I wanted to clarify the position.

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں ، آپ کی تو وزارت گئی تھی اس مسئلے پر۔

سید اقبال حیدر۔ جی جناب میں اس پر تھوڑی سی گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں۔

I will try to be as brief as possible. Much has been said sir, about the right to seek relief in equity. Much has been said about the dignity of the House. Much has been said about the violation of the ruling of the Chairman and what a contemptuous and repulsive act it is to commit contempt of the ruling of the Chairman. Sir, I have to state painfully, with utmost personal respect that it does not lie in the mouth of the person whose very presence in the House is in violation of the ruling of this honourable Chairman. It does not suit him. This honourable Chair has given a ruling in 1989 that any body who is above the age of 65 is not fit to the post of Attorney General.

Mr. Chairman. On this I have said, lay a motion, we will discuss that.

Syed Iqbal Haider. Sir, all I am saying that the question is that we must bow before the ruling of the Chair. We must all respect the ruling of the Chair then. When we say so, we must apply the same on the person who is making the allegation you and his very existence, your very presence in this House is in utter contempt and violation of the ruling of this Chair that no body above the age of 65 is competent to be an Attorney General. I have to say so but I have nothing personal against his person. This is one point

Mr. Chairman. Let me say because you raise this issue again, let me

put it again to you. This issue was raised again when I was the President of the country. I received advice from the Prime Minister to appoint Fakhruddin G. Ebrahim as the Attorney General. I picked up the phone, I talked to the Prime Minister, I told the Prime Minister that this is a possible problem that I am facing. The Prime Minister again insisted on the appointment. I made the order on the file, I wrote it on the file that this is the difficulty. So, if I have to do this and I was told at that time that no, the legal opinion is that it is a correct appointment. So, therefore, if you are now raising objection to this, you bring it before me and I will hear you.

Syed Iqbal Haider: No, sir.

Mr. Chairman: Last time also this issue was raised by privilege motion, I will take it up.

یہ تو نہ کریں کہ آپ جب آتے ہیں تو قانون بدل جاتا ہے۔

Syed Iqbal Haider: This is precisely my grievance.

Mr. Chairman: Even now you raise this issue, I will hear the arguments and if the Attorney General is not qualified...

Syed Iqbal Haider: Absolutely, sir, I have another point. This was just the passing reference. The main point is what you have rightly emphasised just now that is, the law cannot be changed, principles should not be changed with the change of government. Your rulings should not be on the basis of the face of the Prime Minister. I always detest and condemn the tendency which I have witnessed even in the judiciary forum that relief or the orders are issued on the basis of faces of the petitioner or the counsel instead of the law. Sir, I totally agree. This is precisely my grievance that when we were

in the government, the orders by the Chairman for production of the members were issued without any hesitation and without any discussion in the House. The point that was discussed in the House was the alleged non-compliance of the orders, not the factum of the issuance of orders.

Mr. Chairman: Correct, but see there are new points which have come up, so you please understand

آپ سمجھ نہیں رہے- میری ruling اپنی جگہ قائم ہے-

I am not saying that there is any change in my ruling. The change which has been now debated is-

There are three points which have been raised:

1. that the ruling cannot be used to grant relief to a person or a party who are in contempt of that ruling;

2. that the ruling is ....

(Interruption)

جناب چیئرمین: سنیں تو سہی جو argument ہے اس کا جواب دیں-

سید اقبال حیدر: اس پر بھی آ رہا ہوں-

جناب چیئرمین: نمبر ۲ وہ یہ رہے ہیں کہ جناب ruling applies only to a member and does not apply to a person elected who is not yet a member.

دوسری argument ہے-

تیسری argument یہ ہے کہ یہ جو custody ہے وہ کورٹس کی ہے حکومت کی نہیں ہے- رضا ربانی بھی کہہ رہے ہیں کہ Federal Government کی نہیں ہے provincial government کی ہے-

These are the issues. There is no dispute about the ruling. Ruling stands as it is,

the ruling is there. I will not deviate from the ruling. It is there, whatever is written is there.

Syed Iqbal Haider: Sir, the ruling is issued by the Chairman who is the competent authority. It is a quasi-judicial position that is held by the honourable Chairman. And rulings are issued and orders are issued in accordance with the law, irrespective of the fact whether the other party obeys or abides by it or not. No court on earth would say that I have no jurisdiction to issue the orders because the respondent or defendent is likely to defy or disobey the orders. Sir, that is not the law, that is not the maxim, neither in law nor in equity that the orders should be issued only when you are hundred per cent sure that the orders will be obeyed and abided by in letter and spirit. Sir, on this point, that question of issuance of orders was never in doubt. This is my submission.

Mr. Chairman: Right.

Syed Iqbal Haider: Your authority and power is undoubtedly there and I am very proud of the fact that the Rule 72-A was tabled by me on behalf of our government and I had that honour and privilege to present that Rule 72-A , in this very House on 10th May, 1994 and it was our government which framed this rule. So, let the facts be very clear before the other party chooses to condemn our government and for the sake of maligning just a non-issue has been made an issue in my humble view. Sir, with utmost respect, it is a non-issue whether there is a doubt about the power of the Chairman to issue the orders, there is no doubt because if it considers necessary, it is definitely there. May on the face of it....

جناب چیئرمین- اب necessary کو آپ کیسے define کریں گے-

Syed Iqbal Haider: May, on the face of it, appears to be a discretionary power but discretion has to be exercised judiciously. If the Chairman has been consistently issuing orders for other members' production without blinking the eyelid. Let me complete sir. Then the practice should be the same, consistent practice, you have very rightly, honourably being discharging, to follow in this case as well.

Mr. Chairman: As I said in the light of arguments presented on the other side

پہلی چیز تو یہ ہے کہ so far the orders have been issued on application or on behalf

of persons who are elected members of the House and have taken oath اب یہ

argument آرہی ہے کہ it does not apply تو فرق ہوگیا۔ No.2, so far the orders have

been issued in respect of persons against whom there was not allegation of

violation. تو یہ ہوگیا۔ فرق ہوگیا اس کو explain کریں۔ جو arguments آرہی ہیں اس کا

جواب دیں-

Syed Iqbal Haider: I will also come to that point. First I wanted to emphasise the facts. One fact is that it is the privilege of our Government to introduce 72-A. It is an irrefutable fact that orders for production have been issued in all cases of detention, after the enactment of Rule 72-A, without any exception, even the Chairmen of the Standing Committees have been issuing orders irrespective of the fact whether they were delayed in compliance or not. So, that has established a pattern which ought to be judiciously followed. That once a member is alleged to be in custody, the order should be issued. Now whether he is a member or not? I was not here on Friday but I have read in

newspaper the arguments that have been put forward by Mr. Aitzaz Ahsan. The Supreme Court ruling that he has referred to. Secondly, you become member on the basis of notification. In this Hall or in the precinct of the Parliament, no person can enter, except as a visitor, unless he is allowed or the member. Sir, I would like you to refer to the invitation to the Oath Taking Ceremony that the newly elected members may rise and take oath. Now I cannot enter in this House unless I am a member. Are you trying to say that unless you take oath only then you can enter from gate No.1? Sir, then it will be a catch-22 situation that since you are not a member, you cannot enter from gate No.1 and you cannot take oath. This will be an anology which will lead to absurdity complete absurdity, that, no member unless you take oath is a member.

Mr. Chairman: So your contention is that it equally applies to a person who has not taken oath.

Syed Iqbal Haider: Yes, once it is notified by the Election Commission that you are a member then he has every right of attendance and he is a member and sir the provision of oath taking is of the members, not for the strangers.

جناب چیئرمین: کون سا rule ہے۔

Syed Iqbal Haider: Sir, oath taking ceremony at page No.5. A person elected as member is a member. My contention is that once he is declared to be elected, he is a member and oath is a formality, the main thing is the notification and he shall remain a member until he is de-notified. The ceremony of oath is only ' I would say ' ceremonial. It is just a formality, if he is not a member then any body can stop him and take him away or prevent him from

taking oath, you mean that he can be deprived of his right to enter in the House and then in the presence of the Supreme Court's judgement which was very rightly quoted by my learned brother Aitzaz Ahsan, the Leader of the Opposition , there should be no doubt about the fact that the member acquires the right to be present and to take oath when notification is issued by the Election Commission of Pakistan. This is only in respect of facts. Sir, I am going now to say that this should not apply on those members. Sir, it will lead to a very absurd, unjust and unfair conclusion if otherwise is interpreted that unless he takes oath, only then the Chairman has the right. Sir, that will lead to a very absurd conclusion. In my humble view, there is no room or doubt about the fact that your honour has the power to issue order for production of the member whether he has taken oath or not. My next objection to the honourable Shehzad Jahangir Sahib's contention about approbate and reprobate that appropriate in the equity, sir, first of all it has not been identified which of the order of the honourable Chairman remained unimplemented.

جناب چیئرمین۔ سعید قادر کا I will give you an example ڈیڑھ سال he was in jail۔

Syed Iqbal Haider: Daily, sir.

Mr. Chairman: Daily never came. Saeed Qadir was never produced in response to my orders. Never, not once.

Syed Iqbal Haider: Right, that could be so.

Mr. Chairman: Shujaat Hussain was not produced.

Syed Iqbal Haider: He was produced, sir. Chaudhry Sahib was

produced.

Mr. Chairman: I may be wrong.

Syed Iqbal Haider: Even though I had to leave the Cabinet but he was produced. That is an other thing that is not relevant. Sir, my quitting of the Cabinet is not relevant. The main disclosure that I wish to make here on the point of equity, that is not relevant. We are bound in a Cabinet system. In Parliamentary system decision of the Cabinet, which is supreme, irrespective of the personal view of an individual, but to say that since that was the decision of the government on any issue, first they may be delayed in respect of Aftab Sheikh.

جناب چیئرمین۔ نہیں Saeed Qadir was never produced.

Syed Iqbal Haider: Only Saeed Qadir, only Saeed Qadir.

جناب چیئرمین۔ کیا مطلب only

Syed Iqbal Haider: All of them were produced in this honourable House, not one exception and regularly produced.

Mr. Chairman: I am giving you the exception, Saeed Qadir was not produced.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی۔ جناب وہ بیمار ہو گئے تھے۔

جناب چیئرمین۔ وہ بیمار ہوگئے لیکن ڈیڑھ سال production order issue ہوتا رہا۔ وہ نہیں پیش ہوئے۔ اچھا۔

(Interruption)

سید اقبال حیدر۔ ان کی production کا جو مسئلہ تھا۔

جناب چیئرمین۔ اگر بیمار ہوں تو پھر compliance ضروری نہیں ہے۔ یعنی آپ کی argument note کر لی ہے اگر بیمار ہو تو compliance ضروری نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں جی جب physically incapacitated ہو' physically۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔

سید اقبال حیدر۔ تو اور بات ہے۔

Mr.Chairman: Where do you bring all these things into the rule

رول میں تو کچھ نہیں لکھا ہوا کہ incapacitate ہو' بیمار ہو' سعید قادر نام ہو یہ تو نہیں لکھا ہوا۔

Syed Iqbal Haider: Sir I will not dispute or debate about Saeed Qadir, if he was not produced it was a wrong, and a wrong is not a justification to commit another wrong. I will absolutely concerned to them. And second point that I would like to disclose that I have strong disagreement with Mr. Asif Zardari on many issues completely but I will confess to one thing that despite my disagreement on many issues or most issues, one thing I would definitely like to disclose that everybody should be given fair treatment. No matter whatever his view has been on this issue of production, I inform this honourable House and make this disclosure that he whole-heartedly supported me that 'yes, Iqbal make every effort for production of the members. I will make this statement solemnly on oath that he was one of those persons who were strongly pleading the production of the members, despite my severe differences and disagreement with him on most of the other issues. I will confess to this fact. When I resigned, he was one of those persons who pleaded that Iqbal's resignation should not be accepted because that was a just cause and now to say that since on this issue, some violations may have occurred like Saeed Qadir's therefore everybody is deprived in equity of this right, it will be most

unfair law sir. You will be making a new law, there is no maxim in the law even though I may commit assault. Are you trying to say that after having committed assault on one occasion it is a licence to everybody else to commit assault against me and I should not complain. Sir, this will be a mockery. This is no law, this is no justice, this a mockery of justice. Even the person who has committed the most heinous crime is entitled to the treatment in accordance with the law. Are you trying to say that anybody who has committed murder, then everybody, has licence to deny him any remedy, any right under the law just because of that crime. I put a wider preposition there are many policies of the government which change from time to time, if the court can change their views in one case after another, why cannot the individuals also change their view sir. If the Senate can change its procedure about production because production orders were issued previously without any debate.

جناب چیئرمین۔ debate ہوا تھا پچھلی دفعہ بھی debate ہوا تھا۔

سید اقبال حیدر۔ production order پر کوئی debate نہیں ہوا تھا۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں production order پہ ایک debate نہیں بے شمار debate ہوئے اور آج بھی جو debate ہو رہا ہے۔ وہ production order پر نہیں ہو رہا۔ یہ اطلاق پر ہو رہا ہے that can this ruling be applied to the circumstances?

(interruption)

جناب چیئرمین۔ نہیں ،نہیں ،تو نہ کریں نہ

There is no debate about the ruling itself , the ruling stands. The debate is upon the application of the ruling.

(interruption)

جناب چیئرمین۔ debate took place not before but after جس وقت issue کیا

تھا compliance نہیں ہو رہی تھی - because پہلے تو رول تھا ہی نہیں-

(interruption)

Mr. Chairman: Let me make it very clear ,the ruling stands ,there is no change in the ruling

سوال صرف اتنا ہے کہ اب application

Syed Iqbal Haider: Sir secondly my point is on point of law, appreciation of the principle. Supreme Court can change its ruling and their judgements, why cannot individuals have the prerogative to do so , if the Senate can follow a different procedure today why to deny. This to individual in the plea that no sir because you were opposed to it, you are not entitled to any relief. Sir there is no logic because you have committed a crime, so all norms of justice should be denied to the person. It will be the greatest injustice and in my opinion most inhuman, barbaric society which will be generated saying that' No, he should not be entitled to any relief , any right or any facility under the law. So sir that logic is not understandable and is basically against the basic principles of justice and more particularly as far as his individual opinion was concerned, nobody is more aware than myself, that his personal opinion was 'Iqbal make every effort that the members are produced'. They were produced . Ch. Shujat Hussain was produced.

Mr. Chairman: Not on my order. It was the order of the Court. Iqbal Haider sahib he was produced on the order of the High Court not on my order. اقبال حیدر صاحب واقعات مسخ نہ کریں باقی آپ کے argument اپنی جگہ ٹھیک ہیں-

(interruption)

Syed Iqbal Haider: My contention is that it was basically compliance of your order through the procedure of having order from the court.

Mr. Chairman: Ok.

Syed Iqbal Haider: It was basically, in compliance, in aid of your order. Why, because it is the court which holds the custody. And the court's orders were in aid of the order of the Chairman, not in derogation, not in conflict with the order. And the government did not oppose.

Mr. Chairman: Why Mr. Saeed Qadir was not produced in aid of my order.

Syed Iqbal Haider: Sir, I don't know. When he was arrested I don't remember. Till I was the Law Minister, I had ensured that all the members in the National Assembly and Senate are produced and they were produced. And the contention of approbate and reprobate, sir, those who are taking this plea, they are guilty of the same allegation that today they are blaming us of having opposed the exercise of power by the honourable Chairman. They are blaming that we had, in any way, shown any kind of disrespect to the Chair, which was not there factually. Now, they are committing the same act that they are accusing us. It is very ironic. It does not lie in their mouth. It is making a joke. It is most unfortunate that government is now saying that no, he should not be produced. Oh, my God, we never said that sir that you should not issue the order. Sir, not one word by any body, either by Mr. Raza Rabbani or myself was said, you can bring on record, we never, never, never said that sir that don't invoke Article 72-A. We never said that powers under Article 72-A, should not be exercised or cannot be exercised, or should not be exercised. Sir, those who are

blaming us, they have cheeks , they have the audacity, what a hypocracy, what a double standard, what an approbation and reprobation, what a commission of the same sin that they accuse us. Sir, that cannot be swallowed by any sane person. This is most unfortunate and I would request my honourable members that for the sake of their own consistency, withdraw those remarks of approbation and reprobation and equity. With what face are you talking about denying the right of presence in the House to any member. How could you even think of that because you are yourselves beneficiary of it. That is most painful. Sir, I really request, for God sake, show some reasonableness and withdraw that allegation. It will only improve your own case because God knows-

کل کون جیل میں ہوتا ہے۔ کراچی آپریشن بلکہ وہ دہشت گردی کی threats تو آئی شروع ہو گئی ہیں اور تیسری ایک اور بات کہ that is ---- security to the threat to the life of the not relevant. ہمارے زمانے میں بھی-- میں آپ کو ایک مثال دوں ، محترم اکبر بگٹی صاحب نے بھی ہمیں یہ کہا تھا اور ہم نے ان کے لئے special arrangements کئے تھے اور ایم کیو ایم کے دوستوں نے بھی ہمارے اوپر یہ الزام لگایا تھا ---

Mr. Chairman: That is not connected to necessity.

Syed Iqbal Haider: That is not connected with exercise of power.

(interruption)

Syed Iqbal Haider: Sir, give me a few more minutes.

جناب ہمیں اس ایوان کے تقدس کا بھی اتنا ہی خیال ہے جتنا کہ میرے معزز ساتھیوں کو ہے ۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے آرڈرز کی fate کیا ہوگی۔ جناب والا! ایک طرف تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ ہم نے آپ کے آرڈرز کی خلاف ورزی کی ۔ دوسری طرف آپ موجودہ حکومت سے اتنے خوفزدہ ہیں کہ آپ کو یقین کامل ہے کہ یہ آپ کے آرڈرز کی بےعزتی کریں گے۔

جناب چیئرمین ۔مجھے تو آپ کی طرف سے بھی یقین کامل تھا کہ میرے آرڈر کی بےعزتی نہیں کریں گے۔

سید اقبال حیدر۔ آپ کو کوئی خوف نہیں تھا کیوں ، آپ کو اس لئے خوف نہیں تھا کیونکہ آپ نے فورا" آرڈر پاس کئے اگر خوف ہوتا تو آپ اسی طرح سے ہچکچا جاتے جیسا کہ آج ہچکچا رہے ہیں کیونکہ آپ کو یقین نہیں ہے کہ آپ کے آرڈر کا عزت و احترام کریں گے یا نہیں۔ یہ بڑا افسوس ناک مرحلہ ہے ہم پر الزام لگانے والے خود آپ کے آرڈرز کے لئے کیوں نہیں کہتے کہ اگر آپ نے آرڈر ایشو کیا تو ہم آپ کے آرڈر کا احترام کریں گے

Why doesn't government make this statement on the floor of this House if they talk so much about the respect of the Chair and respect of the House. Why don't they make this categorical statement. Sir, they have opposed the application, in the court ,of Mr. Zardari.

Mr. Chairman: That is not relevant as far as I am concerned.

Syed Iqbal Haider: Sir, government is opposing the application in the court.

Mr. Chairman: That is not relevant for me,

وہ عدالت کا معاملہ ہے عدالت جانے، مجھے کیا ہے اس سے ۔

Syed Iqbal Haider: Oh! I see, but it should be relevant what the government's stand is.

Mr. Chairman: No, what would be relevant for me would be what the government says here.

Syed Iqbal Haider: Shahzad Jehangir Sahib has openly said that you should not.

Mr. Chaiman: But you know,

it is not my affair کورٹ کا معاملہ

Syed Iqbal Haider: What a language which has been used by Jahangir sahib. He said should not and you cannot issue the order. This cannot, means that these rules are tissue paper if you cannot , then what is the sanctity and respect of these rules of business that we have enacted. These are meaningless. Sir, these words should be expunged.

Mr. Chairman: O.K.

Syed Iqbal Haider: And the honourable Shahzad Jehangir Sahib,

میں جان بوجھ کر شہزاد صاحب کہہ رہا ہوں کیوں کہ ان کے person سے مجھے اختلاف نہیں ہے ان کے آفس سے مجھے اختلاف ہے کہ وہ یہ الفاظ withdraw کریں '

He could have said yes in his opinion it may not be advisable for your honour to invoke your jurisdiction, we have to be respectful to the Chair, sir.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی - شیخ رفیق صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں -

Shaikh Rafique Ahmed: Mr. Chairman, I am grateful, I won't take long, I have a very short submission to make, this is about whether Asif Zardari is a contemner or he is not entitled to equity if at all it is an equitable jurisdiction that the Chairman would like to exercise. I don't think that it is actually an equitable jurisdiction, it is a jurisdiction and a very positive jurisdiction. And so far as I recall and I think that everybody would agree with me when this discussion about the Chairman's ruling and summoning of the members of the Senate, who were in jail, was under discussion and was in the process I am very confident that Mr. Asif Zardari was not a Minister and not a part of the government. The learned Attorney General appears to be confusing the legislature with the government. The Constitution is very clear about that.

Section 2 and Section 3 of the Constitution, I would rather like to place your lordship about.

جناب چیئرمین: کیا چیز ڈھونڈ رہے ہیں آپ۔

شیخ رفیق احمد۔ Chapter III آئین کا۔

جناب چیئرمین: کس چیز کو refer کرنا چاہ رہے ہیں آپ۔

Shaikh Rafique Ahmed: Just to make a submission that what a government is.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے وہ تو صاف ہے Prime Minister, Ministers

Shaikh Rafique Ahmed: Therefore, my submission is that Mr. Asif Zardari was not a contemner because he was not a member of the Cabinet, not a member of the Government and, therefore, whatever the government did whether it was justified or not justified, whether it was in accordance with law or not , in accordance with law Mr. Asif Zardari is not responsible for that and, therefore, he is neither a contemner nor a person against whom it may be said, even at all if it is a discretion with your lordship and a matter of equity , that equity should not be extended to him. That was the only submission that I wanted to place before your lordship.

جناب چیئرمین: شکریہ ۔ جی لون صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں ' I think let me hear

جی افضل لون صاحب ۔ Lone Sahib.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Thank you Mr. Chairman. I shall be very brief in my submissions. The question of production of Mr. Zardari under Rule 72-A and more so on the footing of your previous rulings is under debate for the last several days. I may say that the issue has legal,

political and moral implications but I shall confine myself only to the legal side. I feel that there are certain constraints or limitations on the legal side, these can neither be whittled down by political expediency nor diluted by the moral attitudes. Now the real question before this House is as to what is the correct scope of Rule 72-A. What is the true ambit of this rule and what is its correct interpretation. Now with your permission, I may read to Rule 72-A, " the Chairman or the Chairman of a Committee may summon a member in custody on the charge of an offence or under any law relating to preventive detention to attend a sitting, a sitting of the Senate or meeting of the Committee of which he isa member, if he considers his presence necessary." There words 'may summon a member' as has been rightly said by the learned Attorney-General and other learned members of this House confer a discretion on the Chairman, and lend a power to him to give an order or not to pass an order, keeping in view of the facts and circumstances of each case. This power is discretionary and it is well settled that a discretion has to be exercised judicially and not whimsically or arbitrarily. The exercise of discretion is not mechanical, as has been stated by the learned Attorney-General. In exercising the discretion, the facts of the case should be before the House for, if on a particular set of acts, the exercise of discretion is called for, it may not be warranted upon another set of acts. None of the honourable members of this House had brought to our notice as to what are the facts of the case, what are the allegations against Mr. Zardari.

Mr. Chairman: No, I don't think that is relevant Lone Sahib because the only condition is 'necessary',

وہاں پر یہ نہیں لکھا ہوا کہ offence serious ہو تو پھر نہیں ہو گا ، یا کوئی ایسی بات ہو، وہاں تو
یہ ہے کہ 'necessary' تو 'necessary' only condition is ۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Mr. Chairman, I have these submissions...

Mr. Chairman: No, I don't want you to go into facts

نہیں اس وقت I don't want you to go into facts.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: No, I may say that I am making these submissions with respect to the ......

جناب چیئرمین۔ نہیں please facts پر ابھی نہ جائیں

because they are not relevant. I don't want to get involved in facts.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Mr. Chairman, you made observations, very gracious observations that your ruling is not to be changed.

جناب چیئرمین - نہیں نہیں facts پر نہ جائیں because they are not relevant, according to the rules یہ fact وہاں پر نہیں لکھا ہوا کہ I can go into the offence کیا offence ہے allegations کیا ہیں، یہ رول میں نہیں ہے کیونکہ fact تو پھر یہ ہو گا کہ allege ایک کر رہا ہے، دوسرا کچھ کر رہا ہے I can not go into facts.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Mr. Chairman, you have made a gracious observation that your ruling is not to be changed. The question is ...

Mr. Chairman: Ruling was not based on allegations

کہ کیا ہیں whatever the allegations رول مجھے یہ کہتا ہے کہ اگر کسی کے خلاف charge ہے تو I can call him if I consider it necessary اس میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ جی فلاں چارج ہو تو ہو سکتا ہے اور فلاں ہو تو نہیں ہو سکتا یا فلاں allegation ہو تو فلاں نہیں ہو سکتا تو

I don't want to get involved in that.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Mr. Chairman, you have been the counsel of a very high standing bar.

Mr. Chairman: Judge Sahib, I don't want to get involved in a field

جس میں پھر مشکلات شروع ہو جائیں گی۔ یا تو رول یہ empower کرتا ہو کہ میں facts میں جا سکتا تو I am going to facts.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Sir, I am only explaining the scope and amplitude .....

Mr. Chairman: Scope is very clear. I can call a member if I consider it necessary.

وہ لکھا ہوا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ بھئی کیا charge ہے I don't want to go into that.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Your honour has the authority to over rule but I feel this is my privilege to explain the rule as I feel.

جناب چیئرمین۔ نہیں ، نہیں please اس پہ نہ جائیں باقی اس پہ جائیں کہ اس کی implications کیا ہیں but the facts are not relevant.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: When the rule uses the term 'may summon member', it is a discretionary power. The question is that how and under what circumstances this discretion is to be exercised by the honourable Chairman.

Mr. Chairman: If it is necessary, if I consider it necessary

لکھا ہوا ہے۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Now, not to be guilty of repetition, I may submitting was that the discretionary power is to be exercised upon the facts of a particular case.

Mr. Chairman: No, no, the only condition is whether it is necessary or not?

اگر rule میں لکھا ہوتا کہ وہ دیکھیں کہ کیا offence ہے یا کیا واقعات ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے۔ نہیں، نہیں یہ میں نے ابھی تک نہیں کیا and I am not going to go into it. نہ میں نے اس پر کیا ہے کہ جی سعید قادر کے خلاف کیا allegations ہیں، نہ شجاعت کے خلاف کیا allegations ہیں، نہ آفتاب شیخ کے خلاف کیا allegations ہیں۔ This is not relevant and I am not going to go into this.

Justice (Retd .) Muhammad Afzal Lone: With your permission , I move on to the next expression which is also of fundamental importance and which has been used in this rule and this is considered," his presence necessary". Now, you have been at the Bar for a number of years, sir, the word "necessity"is essentially a question of fact. There can be no dispute about it. If this is a question of fact and it is to be seen whether or not it is necessary to bring the gentleman before this House, one shall have to see to the facts of the case.

Mr. Chairman: Same thing. I am not going to hear you on the facts. The allegations for me today are irrelevant

کہ ان کے خلاف کیا charges ہیں and I am not going to hear you on that, I will only hear you on "necessity", I tell you what it means, necessity means.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Sir, the framers of this Rule, in their wisdom, have used the term "necessary". There can be no two opinions that the necessity is a question of fact.

جناب چیئرمین: Necessity کا مطلب یہ ہے کہ جو ممبر ہے اس کی presence House میں necessary ہے کہ نہیں۔ House میں It has nothing to do with the facts.

necessity کا یہ ہے کہ بھئی ہاؤس میں اس کی ضرورت ہے کہ نہیں - ان کا یہ کہنا ہے کہ جی ہاؤس کے لئے ضروری ہے۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Sir, if your honour does not agree with me, you have the right to over-rule me.

Mr. Chairman: No, I will not go into this because, then I will have to go into allegations,

کہ جی کیا FIR ہے، کیا allegations ہیں۔ پھر اس پر آئے گا کہ صحیح ہے کہ غلط ہے۔ نہیں اس پر نہیں۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Sir, I respectfully submit that your honour's ruling is neither *"Amrat Dhara"*, nor omnibus, nor of universal application. If it is to be applied in each and every case, whatever may be it's facts and circumstances, that will be asking too much.

Mr. Chairman: Look, in each case, you can examine that necessity

ہے کہ نہیں لیکن یہ allegations کہ کیا جرم ہے اس پر کوئی relevance نہیں ہے۔

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: Sir, how will you come to know that whether or not there is a necessity.

جناب چیئرمین، مثال یہ ہے کہ مثلاً ان کی argument یہ ہے کہ جی oath is necessary.

Justice (Retd.) Muhammad Afzal Lone: That is one aspect of the necessity.

Mr. Chairman: For example, they might say

کہ جی فلاں بل ہے اس کے لئے necessity ہے۔ I don't know but these arguments لیکن یہ کہ جی کسی کے خلاف قتل کا جرم ہے، تو وہ necessity نہیں ہے، کسی کے خلاف فراڈ

ہے تو وہ necessity ہے.' that is not relevant.

Justice (Retd .) Muhammad Afzal Lone: Sir, the term "necessity" has various shades and in order to enable you to exercise your discretion........

Mr. Chairman: No, I will not go into the allegations, this is not relevant for me. Yes, Aftab Sheikh.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I would like to clarify certain views because there have been some expressions from that side, referring my case in this matter. I would submit, sir, that fundamentally when I alleged forgery, the original of the document is to be seen by me. Where is the original of the document?

Mr. Chairman: Of which document?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Of every application which has been sent to the Court and order obtained from the Court. I say, there is a forgery in the original, I repeat, I repeat it with all stress at my command.

جناب چیئرمین، آپ نے دیکھیں ہیں یہ کاغذات۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I am not prepared to see this. This is a certified copy. Where is the original application? The original application will show to you the actual position.

جناب چیئرمین، نہیں اس میں بھی آپ کو نظر آجائے گا۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, you will kindly bear with me for a moment. My submission is that you will find out difference due to typewriter. You will find out the variations, you will find many things in the original

application and I challenge everybody whoever would dispute this factual position that not a single incidence can be pointed out by them or by anybody where I have been produced in this House without the order of the Court. My submission is that the question before you, Mr. Chairman, is whether the Production Order has been honoured or whether the Production Order has been kept aside and they have obtained manipulated, forged application, put the application before the Court, got an order and then sent ushere in this premises? If they have done that, they have no business to ask for a production order which is definitely a discretionary relief. I will not go further, I will not dilate on any other aspect except that such an August House, if the House summons a document, why the originals have not come? The originals of all those applications which have been signed by me, they are there on record. Applications which have been signed by Ishtiaq Azhar, they are there on the record, applications which have been signed by Senator Nasreen Jalil, they are there on the record. Kindly see, have a visual look and then you will find out what is the correct position and what is wrong position. If I am wrong, well, I am a responsible member of this House, therefore, even now I will insist that the original of all these applications may kindly be called.

No.2, it is Mr. Iqbal Haider who has opened the gate where he has pointed and objected to the presence of the Attorney General, here on the point of age. Will he hear me I am ready.

Mr. Chairman: No, not yet. When the motion will come then we will hear you. Today, I am only dealing with this issue. I will first deal with this issue.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Let us open the debate just now.

Mr. Chairman: Not now. First we may finish this issue. Mushahid Hussain would you please want to say something?

(Interruption)

Mr. Chairman: Frist finish this issue Aftab Sahib.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I was saying that because from that side the issue that the Attorney General is not competent to occupy the seat in this House on the ground of age but he has not raised that.

Mr. Chairman: No, that issue is not before me now. First let me deal with it then we will take that.

(Interruption)

جناب چیئر مین - اس کے لئے میں نے آپ کو پہلے بھی کہا ہے رضا ربانی صاحب please give me a privilege motion اس پہ debate کر لیں گے۔

Now I am not hearing that at the moment. Raza Rabbani Sahib please, I am stopping him also, please sit down.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I have not raised it.

جناب چیئرمین- آپ اس issue پہ بات کریں تا کہ اس کو ختم کیا جائے۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I am also making a partly reference . I will give you ten rulings just now.

جناب چیئرمین- نہیں، نہیں اس کو بعد میں لیں گے۔

Mian Raza Rabbani: What ruling?

Mr. Chairman: This is not the issue.

دیکھیں آپ confuse کر رہے ہیں۔ This is not the issue at the moment.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Alright, Sir. I bow before the observation of the Chair. I am not dilating on this point. I will only submit that call for the original record. That is all.

Mr. Chairman: O.K. Yes, please Mushahid Hussain Sahib.

Mr. Mushahid Hussain: Sir, the arguments made by the honourable members of the Opposition reminds me of the famous case in the United States of America where a boy after murdering his parents took the plea in a court of law that the Judge should show clemency and be lenient, since he was an orphan and that is the basic crux of the contradiction in the opposition's position. Because let us set the record straight and I think the record is too recent.

1. Sir, your ruling was never implemented during those 18 months and the honourable Senators belonging to the then Opposition were not produced in this August House, as a consequence of your ruling. I would like the honourable members of the Opposition to state whether their previous position was correct or their present stance is correct, because there is an inherent contradiction in the two position.

And I think that is the basic thing. And, secondly, I would like to say that as far as our position is concerned whether we were in government or in opposition, we have been consistent in upholding the sanctity of this House and the ruling of the honourable Chairman. Finally, I would like to ask Mr. Iqbal Haider and compliment him for his confession, although it is a belated confession regarding the past. He says that Asif Zardari was supporting the

production of the Opposition Senators in the Senate. Then what was stopping the government from producing them in the Senate? What was stopping them? Not the law, not Zardari, who was stopping it and secondly, he says that notwithstanding his differences with Mr. Zardari, so, could he kindly elucidate for the benefit of the information of the members of the Parliament, what is the nature of his differences with Mr.Asif Zardari?

Mr. Chairman: They are not relevant.

(Interruption)

جناب چیئرمین- اب بات ختم ہو گئی..... I would like to

Mr. Mushahid Hussain: Sir, the remarks made by Mr. Raza Rabbani regarding the Law Adviser and referring to him as a XXXXXX he should withdraw it and it should be expunged from the record.

Mr.Chairman: They are expunged.

(Interruption)

Mr. Chairman: These are expunged. I expunged them. Mr. Raza Rabbani I am expunging those remarks. Please have some discipline. Mushahid Sahib I would like to hear the Law Adviser and Mr.Shujaat Hussain also on this.

Mr. Mushahid Hussain: Certainly I will request the most outstanding Lawyer of the country Mr.Khalid Anwar.

Mr.Chairman: May be day after.

Mr. Mushahid Hussain: Certainly sir, I will make the request and there is no problem. Mr.Khalid Anwar is a very articulate, clean and competent

---

(The words XXXXXX expunged by the ordcer of the Chairman)

lawyer.

جناب چیئرمین۔جی آفتاب شیخ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔ ایک منٹ جی - یہ بات ختم ہوگئی - جی شیخ صاحب -

جناب آفتاب احمد شیخ۔جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ اور اس ہاؤس کی توجہ کراچی کے ایک بڑے سنگین واقعہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں - یہ واقعہ تین اپریل کو ----

جناب چیئرمین۔مشاہد صاحب! نوٹ کریں یہ کیا واقعہ ہے -

جناب آفتاب احمد شیخ۔٣ اپریل کو واقعہ پیش آیا ہے - صورتحال یہ تھی کہ ایک ملزم کو جو اپنی پیشی پر سٹی کورٹ میں موجود تھا - اسے ایک شخص نے اس کی کنپٹی پر پستول رکھ کر کے ------

(مداخلت)

میاں رضاربانی ۔اس پر کیا فیصلہ ہوا ہے ؟

جناب چیئرمین۔اس پر پھر پرسوں شجاعت حسین اور لاء ایڈوائیزر کو سنیں گے - اس کے بعد پھر آپ کچھ کہہ دیں - XXXXXX the words are expunged. Please Raza Rabbani Sahib I expect you to honour and respect the Chair's ruling. Plese do not persist in this. پھر آپ کہتے ہیں ------

Mian Raza Rabbani: Sir I bow before your ruling.

Mr. Chairman: You do not bow. You say, you bow and yet you persist.

(Interruption)

Mr. Chairman: I have expunged those remarks. Please do not use those and specially I think you should have respect for your colleagues.

Mian Raza Rabbani: I will not use that remark but just allow me...

(The words XXXXXX expunged by the order of the Chairman)

جناب چیئرمین ، پہلے ان کی بات سن لیں پھر آپ کی بات سنوں گا

I will hear you but first let me listen to him. Aftab Sheikh Sahib you have got the floor.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں یہ بات ادب سے عرض کر رہا ہوں ۔ جناب میں یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ یہ دن کی روشنی کا واقعہ ہے ۔ دن میں جب کورٹ کھلی ہوئی تھی ۔ اس بندے کو لایا گیا ۔ کورٹ کے اندر اس کی پیشی تھی ۔ ایک دوسرے بندے نے تمام لوگوں کی موجودگی میں، ہزار ہا آدمی آ جا رہے تھے ان کی موجودگی میں، اس کی کنپٹی پر ریوالور رکھ کر گولی چلا دی اور وہ آدمی وہیں مر گیا۔ یہ روز کے واقعات ہیں۔ یہ اتنی اچنبھے کی بات نہیں ہے ۔ جناب جو بات میں کرنا چاہتا ہوں The person who murdered him he took refuge in the jail van وہ جیل سے لایا گیا تھا آدمی، he has been brought from jail ,he was in custody, 3rd of April کو وہ جیل سے لایا گیا کہ وہ بندہ armed تھا۔ he has brought from jail on a fake production order , fake production warrant, now when he was brought on 3rd of April, he killed a man those who were there وہ لوگ جو وہاں تھے وہ murderer کو تلاش کرتے رہے کہ جس نے قتل کیا ، گیا کہاں ، ابھی اس نے گولی چلائی آدمی مرگیا وہ خود کدھر غائب ہوگیا۔ تو کسی ایک وکیل کے ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ جو جیل کی گاڑی کھڑی ہے ۔ اس میں دیکھو۔

The man was found there, duly armed sitting there the murderer. When the matter was inquired into, it was found that there was no correct, legal or valid order of production of that man in the court. He is a criminal, involved in cases. He is in custody of the Central Jail Karachi. (1) How a criminal was brought, out side the jail without a valid warrant. (2) How did he get the weapon to kill the man, he committed murder and the man was killed on the spot on the 3rd of April and this man, name is Abdul Khaliq the man who was killed, he died on the spot. He injured another person also and then he took refuge. Now obviously this

proves a conspiracy between the jail authorities and those who have brought that man there and of course, the principle accused, the third man. Mr. Chairman, I have said, in fact, I moved a motion not a motion but Call Attention Notice that is there on the record, I have just placed it, I have said that in these circumstances, the hand in this is of persons who are federally controlled law enforcement agencies. They are responsible for this murder and I beseech from the members of this House and from all those responsible who are sitting on the front benches that if this is the state of affair, that a person who is in custody in jail is brought outside and he kills a man and further more the police is not prepared to take the FIR, not prepared to name that person in the FIR, because if that person is named in FIR, the responsibility will immediately go on the jail authorities and all those persons who are responsible for bringing the man there at that spot. So therefore, sir, Mr. Chairman, I would like a clarification of this point, if further inquiry on this point is conducted.

جناب چیئرمین - مشاہد صاحب آپ نے یہ واقعات نوٹ کر لئیے ہوں گے تو You can ask the Minister concerned to find out

جناب مشاہد حسین - جناب میں نے نوٹ کر لیا ہے I will certainly look into this

جناب چیئرمین - جی میں نے کہا ہے جی -

(مداخلت)

جناب چیئرمین - جس کی بھی گورنمنٹ ہے ، گورنمنٹ پر آپ بات نہ کریں - ایک منٹ جی ،جی تاج حیدر صاحب -

جناب تاج حیدر - جناب چیئرمین! آفتاب صاحب نے بہت سی باتیں کہی ہیں اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حالات اس سے کہیں زیادہ خراب ہیں' جتنا آفتاب شیخ صاحب فرما

رہے تھے، آپ کو یاد ہو گا جناب چیئرمین ! کہ عبوری حکومت کے دوران بھی میں اس وقت کے وزیر داخلہ سے بار بار کہتا رہا کہ کراچی میں بڑے پیمانے پر ہتھیار آ رہے ہیں، کراچی میں ایمونیشن آ رہا ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ کراچی میں روزانہ پچاس سے ساٹھ ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور کراچی کے اندر روزانہ پانچ سے چھ Murder ہو رہے ہیں۔ جناب عالی! یہ ڈکیتیاں کسی بڑے ہنگامے کا پیش خیمہ ہیں۔ یہ میں بالکل صاف صاف آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔ گاڑیاں روز تیس پینتیس وہاں پر چھینی جاتی ہیں۔ اس وقت سینیٹر آفتاب شیخ کی اپنی پارٹی وہاں پر اکثریتی پارٹی ہے اور اس لحاظ سے ان کی ایک ذمہ داری پیدا ہوتی ہے۔ جناب والا! ہم کراچی کے رہنے والے بڑے خوف کے عالم میں اس وقت رہ رہے ہیں۔ جس وقت ان کے اپنے لیڈر لندن سے بیان دیتے ہیں، کہ ایک نیا آپریشن plan کیا جارہا ہے، میں دست بستہ عرض کروں گا، گزارش کروں گا سینیٹر آفتاب شیخ صاحب سے کہ وہ اس معاملے کو سیاسی ایشو نہ بنائیں۔ یہ بہت سنجیدہ لاء اینڈ آرڈر کا ایشو ہے۔ وہ اس وقت گورنمنٹ میں ہیں۔ محترم وزیر اعظم اس وقت اسلام آباد کے اندر ہیں۔ میں ان سے یہ گزارش کرو ں گا کہ اس مسئلے پر تفصیلی گفتگو وزیر داخلہ سے اور وزیر اعظم سے کریں اور نہ صرف کسی ایک واقعہ پر ۔ اور مجھے پھر یہ خوف ہے، یہ پھر سے سیاسی ایشو بنا رہے ہیں اور یہ سیاسی ایشو کس کس ڈائریکشن میں جائے گا اور اس کی کیا صورت حال بنے گی، میں ان سے یہ گزارش کرو ں گا کہ وزیر داخلہ اور وزیر اعظم سے بیٹھ کر اس مسئلے پر، کراچی میں لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے پر اور کراچی میں کیا خطرات ہیں ایک تفصیلی گفتگو کریں۔ میں ابھی حال ہی میں کل کراچی پیپلز پارٹی کا صدر بنایا گیا ہوں۔ میں سینیٹر آفتاب شیخ کو اپنی جماعت کی طرف سے، اپنے کارکنوں کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔جی جناب حافظ فضل محمد صاحب۔

حافظ فضل محمد۔جناب! میں پہلے والے سلسلے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ آج ختم ہو گیا ہے ۔ اب پرسوں ہو گا ۔

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! پھر تو موقع نہیں آئے گا ۔

جناب چیئرمین۔ پھر مختصراً بات کریں ۔

حافظ فضل محمد ۔ جناب والا! بہت شکریہ جی ۔یہ بات آپ کی گفتگو سے بھی اور

دوسرے وکلاء حضرات کی گفتگو سے بھی سامنے آئی کہ صوابدیدی اختیارات آپ کو یقیناً حاصل ہیں ۔اس میں کوئی ابہام اور شک نہیں ہے البتہ صرف شک و شبہ اگر کچھ ساتھیوں کو ہے تو وہ یہ ہے کہ یہ جو اختیار ہے۔ یہ اس پر منطبق ہو بھی سکتا ہے کہ نہیں یعنی آصف علی زرداری صاحب اس قانون کے حوالے سے اس کا مستحق بھی بن سکتا ہے کہ نہیں اور اس کے بارے میں میرے خیال میں چند شبہات ہیں ۔ ایک یہ ہے کہ چونکہ اس نے خود یا اس کی جماعت نے اس کے اشارے پر یا اس کے اشارے کے بغیر ، اس حکومت کا وہ اس وقت حصہ تھا یا نہیں تھا چونکہ اسی حکومت نے اسی دفعہ کی ، اسی رولنگ کی ، اسی قانون کی خلاف ورزی کی ہے لہذا قانون کے حوالے سے اس کو اس کا مستحق نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ یہ بحث پہلے ہو چکی ہے ۔

حافظ فضل محمد ۔ جناب! یہ پہلے بحث ہو چکی ہے لیکن میں اس کو رد کرتا ہوں چونکہ یہ ایک دلیل ہے ۔

جناب چیئرمین۔ یہ رد بھی ہو چکی ہے ۔

حافظ فضل محمد۔ جناب ! میں کہتا ہوں کہ چونکہ (a) 72 کی خلاف ورزی کے لئے باقاعدہ ایک سزا مقرر نہیں ہے کہ اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے تو اس کی یہ سزا ہے۔ لہذا اب یہ نہیں کہا جا سکتا کہ چونکہ اس نے خود اس کے خلاف --- اگر ہم فرض کریں کہ انہوں نے اس کی خلاف ورزی کی بھی ہے لیکن چونکہ اس 72(a) کی خلاف ورزی کی پاداش میں ایک سزا متعین نہیں ہے کہ فلاں سزا ہے، کہ اس کو اتنے ماہ جیل میں رکھا جائے لہذا چونکہ اس دفعہ کی خلاف ورزی کے لئے کوئی سزا متعین نہیں ہے ۔ اس لئے نیا قانون بنانا پڑے گا۔ اگر ہم نیا قانون بنائیں گے ، پھر ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی پاداش میں آ جائیں یا قانون کے حوالے سے ، ویسے اخلاقی ، سیاسی لحاظ سے میں اس حق میں ہوں کہ ہر حالت میں ان کو لایا جائے لیکن قانون کے حوالے سے ایک نکتہ یقیناً ہے ۔ وہ یہ ہے کہ اگر نوٹیفکیشن کے جاری ہونے سے وہ ممبر بن سکتا ہے تو پھر اس میں ایک تضاد ضرور آ جائے گا ۔آئین میں صاف لکھا ہوا ہے کہ ایک آدمی دو مختلف ایوانوں کا ممبر نہیں بن سکتا ۔ ایک آدمی قومی اسمبلی کا الیکشن بھی لڑتا ہے اور صوبائی الیکشن بھی لڑتا ہے ۔ دونوں میں کامیاب ہو جاتا ہے اور وہاں الیکشن کمیشن کی طرف سے ان کے

بارے میں دونوں کا نوٹیفکیشن بھی ہو جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہت اچھا پوائنٹ ہے۔ آپ تو باقاعدہ قانون دان ہیں۔

حافظ فضل محمد۔ آپ مجھے اجازت نہیں دے رہے تھے کہ آپ کو تو قانون نہیں آتا، تو دونوں طرف سے جب نوٹیفکیشن جاری ہوتا ہے تو اگر نوٹیفکیشن کے جاری ہونے سے ممبر بن سکتا تو وہ بیک وقت دونوں ایوانوں کا ممبر بن جاتا جبکہ بیک وقت دونوں ایوانوں کا ممبر آئین کی دفعہ میں ہے، آئین کی رو سے وہ نہیں بن سکتا لہذا لوازمات ممبر شپ کے بھی ہوتے ہیں۔ لوازمات ان کو کہتے ہیں کہ جن سے الگ نہیں ہو سکتے۔ جیسے آگ اور گرمی، حرارت جو ہے، اس سے الگ نہیں ہو سکتے۔ جہاں بھی آگ ہو گی اس کے ساتھ حرارت ہو گی۔ لوازمات جو ممبر شپ کے ہیں، یہ اس وقت سے شروع ہوتے ہیں جس وقت وہ حلف اٹھاتا ہے یعنی اس کی جو مراعات ہیں ٹی اے، ڈی اے ہے، تنخواہ ہے، یہ سب جو معاملات ہیں وہ اس وقت شروع ہوتے ہیں جب وہ حلف اٹھاتا ہے۔ تو یہ بھی اس کی علامات ہیں کہ ممبر شپ اس وقت شروع ہوتی ہے جب وہ حلف اٹھائے۔ حلف اٹھانے سے پہلے وہ باقاعدہ ایوان کا متعین رکن اس وقت تک نہیں ہے۔ البتہ سیاسی حوالے سے، اخلاقی لحاظ سے میں انتہائی پر زور اس کی حمایت کرتا ہوں کہ آپ اس کو لائیں۔ البتہ ایک بات یہ ہے کہ حکومت اس پر عمل کرتی ہے کہ نہیں۔ ہمارا، آپ کا، اس ایوان کا اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ بہت سے ایسے احکامات جاری کرتے ہیں ہائی کورٹ اور دوسرے کورٹ، اور ان کو پتہ بھی ہے کہ یہ مجرم موجود ہے ہی نہیں بلکہ فرار ہے۔ پھر بھی وہ سزا سنا دیتی ہے جبکہ وہ آدمی باہر پھرتے ہیں اور حکومت سے ساز باز کرتے ہیں۔ یہ ان کا کام نہیں ہے۔ قانون کے حوالے سے ان کی سزا کیا ہے اور مجرم ہے کہ نہیں۔ سزا کا مستحق ہے کہ نہیں۔ یہ ہمارا اور آپ کا کام ہے۔ یہ صوابدید کہ حکومت ان کو لاتی ہے کہ نہیں یہ ہمارا کام نہیں ہے۔ ایوان نے جو اختیار آپ کو دیا ہے وہ یہ ہے کہ اس حوالے سے وہ اس کا مستحق بن سکتا ہے، قانون کے حوالے سے یا نہیں۔ اب اس سے ہمارا کوئی سروکار نہیں ہے کہ حکومت ان کو لاتی بھی ہے یا نہیں۔ یہ حکومت کی ایک خلاف ورزی ہوگی البتہ اس حوالے سے میری سمجھ یہ ہے کہ 72-A کی خلاف ورزی اگر ہم فرض بھی کریں کہ آصف زرداری صاحب نے خود بھی کی لیکن چونکہ اس کے لئے ایک متعین سزا موجود نہیں ہے۔ جب تک اس کے لئے سزا موجود نہیں ہے ہم

اس کو سزا نہیں دے سکتے کہ تم نے یہ جرم کیا ہے لہذا اس لئے یہ سزا ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ حافظ صاحب، آپ نے بڑا باریک پوائنٹ نکالا ہے۔ جی ڈاکٹر صاحب، کوئی قانونی بات بتائیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، ایک سیاسی بات ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں سیاسی بات چھوڑیں۔ میرے لئے سیاسی بات اتنی relevant نہیں ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، جناب چیئرمین صاحب۔ ایک بات عرض کروں۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ نے ہمیشہ اچھی روایت کی پاسداری کی ہے اور اس معزز ایوان میں آپ کی ہمیشہ جدوجہد رہی ہے کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کو قریب لایا جائے۔ اب ہم حیران ہیں آپ جیسے معزز چیئرمین اس مسئلے کو قانون کی پیچیدگی کہیں، وہ اس طرح سے آپ اس کو لے جا رہے ہیں کہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ بن گیا ہے حالانکہ simple بات ہے۔ ایک آدمی اس معزز ایوان کا ممبر ہے اور یہ اس کا فرض بنتا ہے کہ جب وہ ممبر بن جاتا ہے تو پھر اس کی یہاں ایوان میں موجودگی ضروری ہوتی ہے چاہے اس کا تعلق حکومت سے ہو، اپوزیشن سے ہو۔ یہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ایوان میں اپنا فرض ادا کریں اور جمہوری روایات بھی یہی ہیں۔ قانون بھی یہی کہتا ہے کہ جب تک کسی کو کوئی سزا نہ ملے یا جرم اس پر ثابت نہ ہو۔ ویسے الزامات تو بے شمار ہو سکتے ہیں۔ کسی کے اوپر بھی، کس قسم کا الزام ہے وہ اپنی جگہ، جیسے معزز رکن نے فرمایا کہ آپ اس مسئلے میں نہ جائیں کہ حقیقت کیا ہے۔

جناب چیئرمین ، رولز اجازت نہیں دیتے۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ، بجا فرمایا ہے۔ یہ کہاں کا اصول ہے کہ ایک ممبر جو اس وقت elect ہے اور اس کو حلف برداری کے لئے بھی نہ لایا جائے۔ اس معزز ایوان کی جو کارروائی ہو اس میں بھی وہ شریک نہ ہو۔ آخر اس کا جرم کیا ہے۔ یہ کوئی جرم تو نہیں ہے۔ ثابت تو اس پر نہیں ہوا ہے۔ ٹھیک ہے کیس اس پر بن گیا ہے یا چند کیس بن گئے ہیں وہ اپنی جگہ۔ یہ پارلیمنٹ کے اندر اچھی روایت نہیں ہے۔ کل اور ممبران کو بھی کسی مقدمے میں پھنسایا جا سکتا ہے۔ کیا وہ کوئی جرم کر سکتے ہیں۔ جب تک جرم ثابت نہ ہو، جب تک ان کو سزا نہ ہو۔ یہ ہماری

ان دونوں معزز ایوان کی روایت رہی ہے کہ جو ممبر جیل میں ہو اس کے لئے production order جاری کئے جاتے ہیں۔ آپ نے ہمیشہ یہ مہربانی فرمائی ہے اور اس کے اچھے اثرات نہ صرف ملک کے اندر بلکہ بیرونی دنیا میں بھی ہوئے کہ واقعی ہمارے ہاں رولز آف لاء اور ممبران کی جو production ہے یا ان کی ایوان میں موجودگی ہے ' اس کو ہم اہمیت دیتے ہیں اور اس کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج جب آپ کی پارٹی برسر اقتدار ہے تو یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : میرے لئے کوئی پارٹی نہیں ہے۔ میں تو یہاں پہ اپنا کام کر رہا ہوں۔ میرے لئے تو جو گورنمنٹ ہوتی ہے اس کا اپنا ایک stand ہوتا ہے ۔ کوئی فرق مجھے نہیں پڑتا۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میں عرض کر رہا ہوں کہ اس وقت آپ بہتر پوزیشن میں ہیں کہ آپ کے production order کا احترام ہو اور ان کو بھی اچھی خاصی سزا مل گئی ہے۔ ان کے لئے یہ کافی ہے۔ ابھی تو یہ خود بھی realise کر رہے ہیں کہ چیئرمین صاحب کے production order کا احترام ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ آپ کے زیر غور ہے ۔ میری یہ گزارش ہے کہ اچھی روایت ہوگی کہ جناب اگر ہمدردانہ غور کریں اور production order کے بارے میں سوچیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جی حسین شاہ راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی: میرا بھی فرض بنتا ہے کہ میں بھی آپ کو assist کر دوں۔

جناب چیئرمین : چلیں پرسوں دیکھ لیں گے۔ .Anything else ۔

جناب بشیر احمد مٹہ۔ جو بات انہوں نے کہہ دی ہے'

And to which you in a way assented, taht is a very weighty question . If you exclude the member elect from the interpretation of membership then it will create a very difficult situation in many circumstances, and if the rule as it stands is then I think it is not fair to the Senators who elect, irrespective of the merits of this case. I am not defending the case of Mr. Zardari which has its own substance and its own merits and demerits that is a case besides but the rules, as

it stands, I think it gives too much of power to the Chairman at the expense of the Senators. Why should the Chairman determine that the presence of a memberis necessary in this House or not. The members' presence is necessary *ab initio* because he is elected, he is a representative of a province and threfore his necessity to sit in the House is there because by virtue of his being elected. There should be no other necessity attached to that.

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ تو آپ کہہ رہے ہیں لیکن وہ لکھا ہوا ہے rule میں۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: But the rule should... what I propose is that as it stands, it should be revised.

جناب چیئرمین۔ Rule میں لکھا ہوا ہے، آپ کو اختیار ہے revise کریں۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: Don't you think sir, as the custodian of this House.

Mr. Chairman. That is not for me to decide. It is upto you.

Mr. Bashir Ahmed Matta. Because I don't see, how can a Chairman decide. If I place myself in your shoes. I will not know how can I determine whether a member's presence is necessary in this House or not. Every member's presence is necessary and what he will do here, how he will act here, how he will express his opinion that will be determined by his presence here when he will come here. It cannot be predetermined, so the necessity of the presence of a representative of the people cannot be predetermined by another representative of the people.

Mr. Chairman. The difficulty is there but that is what the rule has said.

Mr. Bashir Ahmed Matta. But this point was raised now with a new aspect to it, and I thought that you rather agree to his interpretation.

Mr. Chairman. What I am saying is rule, as it is framed today, this is what it says. So I agree, it is very difficult, it places responsibility, all these things are correct but this is a rule.

Mr. Bashir Ahmed Matta. What I say is that this is a rule framed by this House and you are the custodian of the House. Don't you think that it needs a revision?

Mr. Chairman. I don't want to say anything on this. It is enough.

سید اقبال حیدر۔ میں ایک واقعہ کی جانب توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی وہ کیا واقعہ ہے، یہ ہے کیا پہلے بتا دیں۔

سید اقبال حیدر ۔ آج کے تمام اخبارات میں اس کے اوپر بہت تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ کوئٹہ، پشاور، لاہور اور دیگر شہروں میں لوگوں نے آٹے کی کمی کے اوپر بہت law and order کا مسئلہ پیدا کیا۔ فسادات بھی ہوئے ہیں اور attack ہوا ہے اور آٹے کی قلت -----

جناب چیئرمین۔ یہ shortage چل رہی ہے جی۔

سید اقبال حیدر ۔ نہیں نہیں جناب اتنے سنگین حالات نہیں ہوئے ہیں۔ جناب تین دن سے وہاں پر لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ لوگوں پر لاٹھی چارج کیا جا رہا ہے اور پاکستان کا بچہ بچہ کہہ رہا ہے کہ یہ ایسا شیر آیا ہے جو کہ آٹا کھا گیا ہے اور اس کی بنیادی ذمہ داری حکومت پر ہے۔-

جناب چیئرمین۔ اور بتائیں جی کوئی اور issue ۔

Ok . The House is adjourned to meet again tomorrow at 10 a.m.

[The House was then adjourned to meet again at 10 a.m. on 8th April, 1997]